شیئر بازار

ایک مختصر تعارف

اور اس میں مسلمانوں کے لئے تجارت کے مواقع

مصنّف

پروفیسر عرفان شاہد

کل الحقوق محفوظة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ

اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ؕ

نام کتاب	:	شیئر بازار ایک تعارف اور اس میں مسلمانوں کے لئے مواقع
مصنف	:	پروفیسر عرفان شاہد فلاحی
سن اشاعت	:	۲۰۱۳ء (پہلی بار)
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
شائع کردہ	:	پبلیکیشنز، ممبئی

شیئر بازار ایک تعارف
اور اس میں مسلمانوں کے لئے تجارت کے مواقع

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے تجارتی میدان میں بھی بے شمار تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔شیئر بازار بھی اسی تبدیلی کا ایک مظہر ہے۔بیسویں صدی کے اواخر میں فن تجارت سے متعلق بے شمار ترقیاں ہوئی ہیں لیکن افسوس ان چیزوں کا ذکر اردو زبان میں نہ کے برابر ہے۔جبکہ دوسری زبانوں میں اس طرح کی کتابوں کا انبار ہے۔چین ایک ترقی یافتہ ملک ہے یہاں پر انگریزی سے زیادہ چینی زبان پر زور دیا جاتا ہے۔چینی حکومت دوسرے زبان کی فنی کتابوں کو فی الفور چینی زبان میں ترجمہ کروانے کی کوشش کرتی ہے۔اسی سہولت کی وجہ سے چین کے طلباء بہت ہی کم عمر میں علم وہنر سے متعلق بہت ساری چیزیں سیکھ لیتے ہیں اور مسابقاتی دور میں بہت جلدی علوم وفنون میں دست رس حاصل کر لیتے ہیں۔

حالانکہ تجارت، زمانہ ماضی میں مسلمانوں کا ورثہ رہا ہے۔قرآن کریم لوگوں کو تجارت کی رغبت دلاتا ہے اور سود کی ہجو کرتا ہے۔ایک زمانہ تھا کہ عرب تاجر اپنے اخلاق ودینداری کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔یہ لوگ جہاں بھی گئے سامانِ تجارت کے ساتھ اسلام کو بھی اپنے ساتھ لے گئے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت بھی دی۔ یہاں تک کہ لوگ عرب تاجروں کے حسن وسلوک کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ ہندوستان میں مالابار ساحل کیرالہ اسکی واضح مثال ہے۔اسی طرح سے مسلمانوں نے اسپین میں مختلف الانواع مارکیٹیں بنوائیں۔اس کے علاوہ تجارت اور بیع وشراء کے متعلق متعدد اصول وضوابط اسلام ہی نے وضع کئے لیکن جیسے جیسے مسلمانوں کے ہاتھوں سے دنیا کا زمامِ کار نکلتا رہا مسلمان مغلوب ہوتے گئے، ویسے ویسے ان کی مروّجہ تہذیب وثقافت ختم ہوتی گئی۔ حالانکہ تجارت کے متعلق اصول وضوابط دنیا نے مسلمانوں سے ہی اخذ کئے ہیں۔لیکن جونہی مسلمانوں کی گرفت کمزور پڑی دوسری قوموں نے اس میدان میں اختراع اور ترقی کرنی شروع کردی۔سترہویں صدی عیسویں کی ابتداء میں مرکنالسٹوں (Merchanalists) نے تجارت کے لئے نئے اصول مرتّب کئے۔ان کے بعد قدیم ماہرینِ معاشیات (Classical Econimists) پروفیسر ایڈم اسمتھ (Adam Smith) اور ڈیوڈ ریکارڈو (David Rechardo) نے تجارت کے متعلق اپنا نظریہ پیش کیا۔کچھ دنوں تک ان کے نظریہ پر دنیا گامزن رہی۔پھر بعد میں اس میدان میں اور ترقی ہوئی ہے۔تو کچھ اور مغربی ماہرین معاشیات جیسے پروفیسر ہکسر، ڈاکٹر اوہلن اور ڈاکٹر منڈل روبرٹ وغیرہ نے اس میدان میں اپنے نظریات پیش کئے۔ ابھی بہت سارے ممالک انہی کے نظریے کے مطابق تجارت کرتے ہیں۔لیکن گلوبلائزیشن کی وجہ سے تجارتی اور مالیاتی نظام میں شمار تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔دریں اثنا دنیا کے تجارتی اصولوں اور ضوابط کو وضع کرنے میں عیسائی اور یہودی بہت ہی آگے رہے ہیں۔آج کا شیئر بازار بھی اسی ترقی کی ایک تازہ مثال ہے۔

بلاشبہ صنعت وتجارت بہت ہی اہم چیز ہے۔ یہ انبیاء کی سنّت رہی ہے۔اسے ہم آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔اگر ہم نے اسے نظر انداز کردیا تو تجارتی دنیا میں ہمارا کوئی کردار نہیں رہ جائے گا۔اس مادی اور صنعتی دور میں ہمارا جینا بہت ہی دشوار ہو جائے گا۔ چنانچہ ہمیں موجودہ صنعت وتجارت کے رموز وارقاف کو بہت ہی اچھی طرح سے سمجھنا ہوگا اور اس میں پیدا شدہ خرابیوں کو دور کرنا ہوگا۔شیئر بازار موجودہ صنعت وتجارت کا ایک مضبوط اور مربوط حصہ ہے۔ یہ کتاب اس جذبہ کو بیدار کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

کچھ مصنف کے بارے میں

فاضل مصنف عرفان شاہد معاشیات کے استاذ ہیں۔آ پکی پیدائش ضلع بلرام پور (یوپی) میں ہوئی ہے۔آپ پچاس سے زائد مضامین اور درجن سے زائد مقالوں کے مصنف ہیں۔موصوف کی ابتدائی تعلیم بلرام پور میں ہوئی ہے۔ ۱۹۹۶ میں برصغیر ہند کے ایک مشہور ادارہ جامعۃ الفلاح سے عالمیت کی سند بھی حاصل کی ہے۔اسکے بعد آپ نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے یکے بعد دیگرے اسلامک اسٹڈیز اور معاشیات میں گریجویشن کیا ہے۔تعلیم وتعلم اور تحقیق وتصنیف سے آپکا گہرا شغف ہے۔یہی وجہ ہیکہ زمانہ طالب علمی سے بہت سارے اخبارات میں مضامین لکھتے رہے ہیں۔موصوف نے اس فن میں مزید دسترس حاصل کرنے کے لئے علی گڑھ سے جرنلزم کا بھی کورس بھی کیا ہے۔علیگڑھ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کچھ عرصے تک درس وتدریس سے وابسطہ رہے لیکن یہاں بھی آ پکی علمی تشنگی ختم نہ ہوئی چنانچہ آپ نے انا ملائی یونیورسٹی تامل ناڈو سے معاشیات میں پوسٹ گریجویشن کیا۔کتابی دنیا کو ایک عملی دنیا کی نظر سے دیکھنے کے لیے آپ نے ممبئی کا بھی سفر کیا اور ایک عرصے تک شیئر بازار کی دنیا سے وابسطہ رہے اور ساتھ ہی ساتھ بہت سارے بزنس اسکول اور کالجز میں طلبا کو معاشیات اور فائنانس بھی پڑھاتے رہے۔

جستجو ہو تو یوں سفر ختم کہاں ہوتا ہے ☆ ویسے ہر موڑ پر منزل کا گماں ہوتا ہے ،ابھی یہ سفر مکمل نہیں ہوا تھا کہ برطانیہ کی ایک مشہور زمانہ لوگبرو یونیورسٹی (Loughborough University) نے مزید تعلیم کے لیے موصوف کو دعوت دی۔اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے انگلینڈ کا سفر کیا اور اسلامی فائنانس میں یہیں سے پوسٹ گریجویشن اور ریسرچ کیا۔اکتمال تعلیم کے بعد موصوف کافی عرصے تک انگلینڈ میں درس وتدریس سے بھی وابسطہ رہے۔معاشیات، فائنانس،اسلامی بینکنگ، فقہ اور اسلامی تاریخ آپکے پسندیدہ مضامین میں شامل ہیں۔ فی الحال آپ ممبی ینورسٹی سے وابسطہ ہیں۔

زیرنظر کتاب آپکے ایک مشہور کالم ’’شیئر بازار‘‘ کا مجموعہ ہے جو ہندوستان کے مشہور اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور لوگوں سے قابل داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔ افادۂ عام کے لیے اسے کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

ادارہ۔

شیئر کیا ہے؟

آج کے جدیداوروسیع صنعتی دور میں خود سے بڑی بڑی کمپنیوں اوراداروں کوقائم کرنااورتنہااپنے پیسے سے چلانابہت ہی مشکل کام ہے۔ٹاٹا،انفوسس،مائکروسافٹ، اشوک لیلینڈ اورریِن بخشی اوراسی طرح سے دنیامیں بے شمارکمپنیاں اورادارے ہیں جوکسی فردِواحد کے پیسہ سے نہیں چلتی ہیں بلکہ ان کمپنیوں میں مالیاتی طور پر بہت سارے لوگ شریک ہوتے ہیں نیز کمپنی کے نفع ونقصان میں حصہ دار بھی ہوتے ہیں۔اس طرح کے شریک کارکو (Shares holders) شیئرخریدار کہتے ہیں۔سرمایہ اکٹھا کرنے کے لئے کمپنیوں کے مالک اپنی کمپنی کو(Securities and Exchange Board of India) سیکوریٹیز اینڈ ایکسچنج بورڈآف انڈیا سےرجسٹرڈ کرواتے ہیں اورضرورت کے مطابق شیئرکی تعداداوراسکی قیمت متعین کرتے ہیں۔اس کے بعدعوام اس کمپنی کےشیئرزکو (Primary Market) ابتدائی بازار سےخرید تے ہیں۔اس طرح سے کمپنی مختلف(شیئرخریداروں)حصہ داروں سے سرمایہ حاصل کرتی ہے۔

اجتماعِ سرمایہ کیلئے جوکاغذی دستاویزاسنادکی شکل میں تیارکرتے ہیں اسی کوفائنانس کی اصطلاح میں ''شیئر'' کہتے ہیں۔

شیئرکی قسمیں

بنیادی طور پرشیئرکی دو۲/ قسمیں ہوتی ہے۔

(۱) (Preferene Share) ترجیحی شیئر

(۲) (Equity Share) شراکتی شیئر

کمپنیاں شیئرز کےاجراء کے وقت دونوں قسم کے شیئرزکوعوام کے سامنے رکھتی ہیں۔لیکن آجکل کمپنیاں زیادہ تر(Equity Shares) شراکتی شیئرز ہی کو جاری کرتی ہیں۔

ترجیحی شیئر

(Preference Shares)ترجیحی شیئرایک طرح سے (Fixed Deposite) کے مانند ہوتے ہیں۔اس طرح کےشیئرز میں شیئرخریدار(Shares holders) کوہمیشہ متعینہ مقدار میں نفع ملتارہتاہےاگرکمپنی فائدے میں ہے۔یہ شیئرز(Interest)سود کےمترادف ہے۔علماءحضرات اسی وجہ سے پوری شیئرز مارکیٹ کو حرام قراردیتے ہیں۔حالانکہ شیئرزمارکیٹ کی دنیامیں(Prefence Shares) ترجیحی شیئرزکی لہرختم ہوتی جارہی ہے۔

شراکتی شیئر

اسکے برخلاف(Equity Share)شراکتی شیئر میں نفع ونقصان کمپنی کے فائدےاورنقصان پرمنحصرہوتاہے۔اگرکمپنی کوفائدہ ہوگاتواس کےخریداروں کوبھی فائدہ یا نفع ملے گا۔اگرسوءِاتفاق کمپنی کونقصان کاسامنا کرناپڑرہاہے۔توشیئرخریداروں کوصبر سے کام لیناہوگا۔اسلامی نقطہ نظر سے یہ طریقہ مسلمانوں کیلئے حلال ہےاگرکمپنی حلال چیزیں بنارہی ہےتو۔فی الوقت اس قسم کے شیئرزکی مارکیٹ میں کچھ زیادہ ڈیمانڈ ہے۔اورحقیقی (Shares holder)شیئرخریداریاکمپنی کاحصہ داراسی شخص کوکہتے ہیں جسکے پاس (Equity share)شراکتی شیئرہوتاہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

شیئر بازار

شیئر بازار کا تعارف

دنیا کے تمام بازاروں کے طرح شیئر بازار بھی ایک بازار ہے۔اس بازار میں خاص طور سے شیئرز کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔آجکل یہ بازار اسقدر مضبوط اور طاقتور ہو گیا ہے کہ اس کے معمولی اتار و چڑھاؤ سے ملکی اور عالمی معیشتیں ہچکولے کھانے لگتی ہیں، زرمبادلہ کی شرحیں گھٹنے اور بڑھنے لگتی ہیں نیز روزمرّہ کی چیزوں کی قیمتوں میں اتار و چڑھاؤ آنے لگتا ہے۔مختصراً یہ بازار ملک کی معیشت کو پروان چڑھانے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔آج کے ترقی یافتہ دور میں دنیا کے ہر ملک میں اس کا وجود پایا جاتا ہے۔شیئر بازار سے متعلق بہت ساری تفصیلات آئندہ ابواب میں آئیں گی۔

بنیادی طور پر شیئر مارکیٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کو (Primary Market) ابتدائی بازار اور دوسرے حصے کو (Secondary Market) ثانوی بازار کہتے ہیں۔

شیئر بازار کے اقسام

ابتدائی بازار

(Primary Market) ابتدائی بازار دراصل شیئرز کے اجراء سے تعلق رکھتا ہے۔جب بھی کوئی کمپنی یا ادارہ اپنے نئے شیئرز مارکیٹ میں لانچ کرنا چاہتا ہے تو اسے سیکیورٹیز ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (Securities and Exchange Board of India) سے اجازت کے بعد ابتدائی بازار کا رخ کرتی ہے۔ابتدائی بازار کا بنیادی کام ہی نئے شیئرز جو پہلے سے موجود نہیں تھے عوام کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔دوسرے الفاظ میں ابتدائی بازار کو نو اجراء بازار (New Issue Market) بھی کہتے ہیں۔

ثانوی بازار

اس کے برخلاف (Secondary Market) ثانوی بازار، پہلے سے فروخت شدہ پرانے شیئرز ڈبینچر اور بانڈس کے خرید وفروخت سے متعلق ہوتا ہے۔اس بازار میں پرانے شیئرز اور ڈبینچر کی خرید وفروخت ہوتی ہے جو کبھی ابتدائی بازار سے خریدے گئے تھے۔ (Primary Market) ابتدائی بازار کی کامیابی کا انحصار (Secondary Market) ثانوی بازار پر ہوتا ہے۔اگر ثانوی بازار اس شیئرز کے حق میں بہتر ہے تو اس سے ابتدائی بازار کی کامیابی میں اضافہ ہوگا۔

مختصر یہ کہ (Secondary Market) ثانوی بازار کو شیئرز مارکیٹ میں ریڑھ کی ہڈی (Back bone) کی حیثیت حاصل ہے۔اگر ثانوی بازار میں تھوڑی سی اتار چڑھاؤ ہو تو اس سے پورا شیئرز مارکیٹ متاثر ہونے لگتا ہے اور اس کے اثار سینسکس پر نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

شیئر کی قیمتوں میں اتار اور چڑھاؤ کی وجوہات

شیئر دراصل کمپنی کی جانب سے کاغذی دستاویز ہوا کرتا ہے جس پر خریدنے والے کا نام، قیمت اور شیئر کی تعداد تحریر رہتی ہے۔اس کے علاوہ بھی کچھ بنیادی چیزیں ریکارڈ کے طور پر درج ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ کمپنیاں شیئر کی قیمت کو گھٹاتی بڑھاتی رہتی ہیں۔ حالانکہ کمپنیوں کو ایک مرتبہ شیئر فروخت کرنے کے بعد نہ شیئر سے مطلب ہوتا ہے اور نہ ہی شیئر خریدار سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ تو شیئر سرٹیفکٹ کی فروخت یا تقسیم صرف فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے کرتی ہیں۔شیئر کی قیمت اور اسکے اتار و چڑھاؤ میں براہ راست ان کا کوئی مکمل دخل نہیں ہوتا ہے۔

ہاں البتہ جب کمپنیاں بہترین کارکردگی سے ہمکنار ہوتی ہیں تو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ مینجمنٹ کی قابلیت، پیداوار اور مارکیٹ ڈیمانڈ کی وجہ سے تجارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی تجارت میں اضافہ ہوگا کمپنی کو نفع ہوگا۔ چنانچہ جب بھی کمپنی نفع کا کچھ حصہ اپنے شیئر خریداروں کے درمیان تقسیم کرنے کا ارادہ کرتی ہے یا تقسیم کرتی ہے یا اسکے علاوہ بھی جب کمپنی کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے تو بہت سارے لوگ اس کمپنی کے پرانے شیئر کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح سے جن لوگوں کے پاس اس کمپنی کا شیئر ہوتا ہے وہ بھی نفع کی توقع کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قیمت پر اس کمپنی کے شیئر کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ سے شیئر کی قیمت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کمپنی کی بہتر کارکردگی سے بہت زیادہ لوگ متاثر ہوجاتے ہیں اور یہ تصور کرنے لگتے ہیں کہ اس بار کمپنی بہت زیادہ (Dividend) نفع اور بونس دیگی تو ایسے موقع پر بھی لوگ اس کمپنی کے شیئر خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خریدار کی تعداد، فروخت کرنے والوں سے بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی چیز کی ڈیمانڈ یعنی مانگ مارکیٹ میں بڑھتی ہے اور اسکی رسد یعنی Supply میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اس وجہ سے بھی شیئر کی قیمت میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی کبھی کبھی اسٹاک مارکیٹ میں کچھ چور بدمعاش قسم کے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ بھی مارکیٹ میں خرد برد کرتے رہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بھی شیئر بازار میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے یعنی شیئر کی قیمتوں میں بھی گھٹتی بڑھتی ہوتی رہتی ہے۔

ویسے گورنمنٹ نے ایسے لوگوں کیلئے کچھ قوانین بھی وضع کئے ہوئے ہیں۔ اگر کما حقہ اس کا استعمال ہو تو اس طرح کی شکایتوں کا سلسلہ بند ہوجائے۔ اس کے برخلاف جب کسی کمپنی کی پرفارمنس (کارکردگی) خراب ہوتی ہے تو بھی اسکا اثر شیئر اور شیئر خریداروں پر ہوتا ہے۔ شیئر خریدار اس کمپنی کے شیئر کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح سے جتنے بھی لوگوں کے پاس اس کمپنی کے شیئر ہونگے سب کے سب فروخت کرنا چاہیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خریدار کم ہوجائیں گے اور بیچنے والے زیادہ ہوجائیں گے۔ بالآخر شیئر مارکیٹ (Stock Market) میں اس شیئر کی قیمت گھٹ جائے گی۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ شیئر اپنی اصلی قیمت سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔

مثال کے طور پر کسی نے کسی کمپنی کے شیئر کو ۱۰/روپیہ فی شیئر خریدا۔ لیکن مندرجہ بالا وجہ سے قیمت میں گراوٹ آگئی اور اب اس شیئر کی مالیت اسٹاک مارکیٹ میں پانچ روپیہ کی ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ بلیک مارکیٹنگ، ہورڈنگ کی وجہ سے بھی شیئر کی قیمتیں متاثر ہوا کرتی ہیں۔ قیمتیں موسم، جنگ وجدال، الیکشن اور خدائی عذاب سے بھی متاثر ہوتی ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کی توقع ایک خالص اسلامی اسٹاک مارکیٹ ہی میں کی جاسکتی ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

سینسکس کا تعارف

سینسکس(Sensex) کے لفظی معنٰی فہرست یا میزانیہ کی حسّاسیت ہے۔سینسکس دراصل اسٹاک اکسچنج کی کچھ بہترین اور مخصوص کمپنیوں کے شیئرز اور سیکورٹیز کا میزانیہ ہوتا ہے۔اس سے اسٹاک اکسچنج کی اندرونی اور بیرونی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔اسٹاک مارکیٹ کی ہر ہر پل کی سرگرمیوں کی خبر سینسکس کے میٹر(مونیٹر) پر نمایاں ہوا کرتی ہے۔یہ میٹر ڈائریکٹ سٹیلائٹ(Settelite) سے جڑا ہوتا ہے۔لیکن یہ میٹر(مونیٹر) ہر عام آدمی کے پاس نہیں ہوتا ہے۔یہ میٹر(مونیٹر) اسٹاک اکسچینج کی جانب سے صرف اسٹاک اکسچینج کے بروکروں(Brokers) کو دیا جاتا ہے۔اس میٹر کے اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔

عام لوگ سینسکس کے اتار وچڑھاؤ کو صرف اخبارات کے صفحات یا ٹیلی ویژن پر دیکھ سکتے ہیں۔ابھی کچھ عرصہ پہلے کچھ Depository Participent کمپنیوں نے اپنے Clients کو آن لائن تجارت کی اجازت بھی دی۔دنیا کے ہر اسٹاک اکسچینج کا اپنا ایک سینسکس ہوا کرتا ہے۔اسی سے روز آنہ کے خرید وفروخت اور بازار کے اتار وچڑھاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ہندوستان میں دو مشہور سینسکس ہیں۔ایک کا تعلق (BSE) بامبے اسٹاک اکسچینج سے ہے۔اسے ہم(BSE: SENSEX)بی ایس ای سینسکس کے نام سے جانتے ہیں۔

دوسرے سینسکس کا تعلق(NSE)نیشنل اسٹاک اکسچینج سے ہے۔اسے ہم(NSE : SENSEX)این ایس ای سینسکس کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دنیا میں بہت سارے سینسکس ہیں۔امریکہ، یوروپ اور مڈل ایسٹ کے کچھ مسلمان تاجروں نے امریکہ میں اسلامی منہج پر ایک سینسکس بنایا ہے۔اس سینسکس کو ''ڈاؤ جان اسلامک انڈیکس'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(SENSEX)سینسکس اور اسٹاک مارکیٹ کی دیکھ بھال کیلئے گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک ٹیم بنائی جو SEBI(سیبی) کے نام سے جانی جاتی ہے۔یہ آرگنائزیشن سینسکس کے متعلق جملہ امور کی نگرانی کرتی ہے۔بسا اوقات شیئرز مارکیٹ سے متعلق قانون وغیرہ بھی وضع کرتی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ شیئرز کے خرید وفروخت کے وقت سینسکس کی رپورٹ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔جو لوگ روزانہ شیئرز مارکیٹ میں تجارت کرتے ہیں وہ سینسکس کی کیفیت کو دیکھ کر ہی شیئر وغیرہ کی خریداری کرتے ہیں۔

سینسکس(Sensex) میں اتار وچڑھاؤ کی وجوہات

سینسکس(Sensex) میں اتار وچڑھاؤ کی بہت ساری وجوہات ہوسکتی ہیں۔جیسا کہ گذشتہ مضامین میں بیان کر چکا ہوں کہ سینسکس اشاریہ کے مانند ہوتے ہیں جو شیئر مارکیٹ کی حسّاسیت کا پتہ لگاتا ہے۔یہ شیئر مارکیٹ کی سرگرمیوں کی پیمائش میں وہی رول ادا کرتا ہے جیسے تھرمامیٹر جسمانی حرارت کی پیمائش میں رول ادا کرتا ہے۔

بلاشبہ سینسکس بہت ساری کمپنیوں کے نفع ونقصان اور خرید وفروخت پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بھی مجموعی طور پر اچھی کمپنیوں کی کارکردگی (performance) میں کوئی خرابی یا بہتری واقع ہوتی ہے تو سینسکس میں اُتار چڑھاؤ ہونے لگتا ہے۔

کمپنیاں بہت ساری چیزوں سے متاثر ہوتی ہیں۔اس کی ایک مختصر فہرست مندرجہٗ ذیل ہے:

۱۔موسم	۲۔جنگ وجدال	۳۔الیکشن
۴۔افراطِ زر(Inflation)	۵۔حکومت کا بجٹ	۶۔اندرونی تجارت
۷۔انفرادی سرمایہ کاری کا ردّعمل	۸۔بیرونی سرمایہ کاری	۹۔شیئرز کی ڈیمانڈ اور سپلائی
۱۰۔افواہیں اور غلط بیانی	۱۱۔ٹیکنیکل مسائل(یاسٹہ بازاری)	

جب بھی مندرجہٗ بالا حادثات کسی ملک میں واقع ہوتے ہیں تو اس کا اثر اس ملک کی بڑی بڑی کمپنیوں پر بھی ہوتا ہے۔اور جب کمپنیاں متاثر ہوتی ہیں تو سینسکس

(Sensex) میں اتار چڑھاؤ لازم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سینسکس کمپنیوں کی کارکردگی پر ہی منحصر ہوتا ہے۔

اگر مارکیٹ میں کمپنی کی کارکردگی (performance) بہتر ہوتی ہے تو خریدار چاہتا ہے کہ وہ اس کمپنی کے شیئرز کو زیادہ سے زیادہ خریدے۔ اس طرح بہت سارے خریدار اس کمپنی کے شیئرز کو خریدنے لگتے ہیں۔ اور یہ بھی معاشیات کی اصطلاح میں بالکل حتمی ہے کہ جب کسی چیز کی مانگ (Demand) بڑھتی ہے تو اس کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح سے جب شیئرز کی طلب (مانگ) میں اضافہ ہوتا ہے تو سینسکس (Sensex) میں اُچھال آجاتا ہے۔ شیئر مارکیٹ کی اصطلاح میں اس اُچھال کو بُلش (Bullish) کہتے ہیں۔ لفظ 'بُلش' کو اردو زبان میں ''بَیل'' کہتے ہیں۔ اس اُچھال کو 'بُلش' کہنے کی خاص وجہ یہ ہے کہ جب سینسکس بڑھتا ہے تو عموماً ایک، دو پوائنٹ نہیں بڑھتا بلکہ ۱۰، ۲۰، ۵۰، ۱۰۰ ر پوائنٹ ایک بار میں بڑھتا ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے اسے 'بُلش' کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جب بَیل کسی چیز کو پھینکتا ہے تو بالکل اوپر کی طرف اچھال کر پھینکتا ہے۔

اسی طرح سے جب ملک میں کچھ ناگزیر حالات پیدا ہوتے ہیں تو اس کا بھی اثر کمپنی کی کارکردگی (Performance) پر پڑنے لگتا ہے۔ اور شیئرز خریدار اس کمپنی کے شیئرز کو نظر انداز کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح سے شیئرز کی رسد (سپلائی) بڑھنے لگتی ہے اور مانگ (ڈیمانڈ) گھٹنے لگتی ہے۔ نتیجتاً سینسکس گرنے لگتا ہے۔

سینسکس کے گرنے کے عمل کو شیئرز مارکیٹ کی اصطلاح میں بِیَــرِش (Bearish) کہتے ہیں۔ Bear کے معنی بھالو یا ریچھ کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب ریچھ کسی چیز کو پکڑتا ہے تو اسے نیچے کی طرف دباتا ہے۔ ٹھیک یہی کیفیت سینسکس (Sensex) پر طاری ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے سینسکس میں اچھال کے عمل کو بُلش اور گراوٹ کے عمل کو بیرِش کہتے ہیں۔

دنیا کے کچھ مشہور سینسکسوں (Sensexes) کے نام:

۱۔ ممبئی	Dolex	۶۔ ٹوکیو (جاپان)	Nikkei
۲۔ ممبئی	Sensex	۷۔ فرینک فرٹ (جرمنی)	Mid Dax
۳۔ ممبئی	S & PCNX	۸۔ ہانگ کانگ (چین)	Hang Seng
۴۔ ممبئی	Nifty Fifty	۹۔ سنگاپور	Simex
۵۔ نیویارک (امریکہ)	Dow Johnes	۱۰۔ سنگاپور	Straits Times

اسٹاک ایکسچینج کا تعارف

آج کے ترقی یافتہ تجارتی دور میں تخصص (Specialization) کا دائرہ اس قدر وسیع ہوگیا ہے کہ ہر چیز کی اپنی ایک مارکیٹ ہوگئی ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے شیئر، ڈبنچر اور بونڈ کی بھی اپنی ایک مارکیٹ ہے۔ اس مارکیٹ کو اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) کہتے ہیں۔ اسٹاک ایکسچینج کو ثانوی بازار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اسٹاک ایکسچینج میں پرانے شیئرز، سیکورٹیز، بانڈ اور ڈبنچر کی دوبارہ خرید وفروخت ہوتی ہے۔ یہ ادارہ پرانے فروخت کار اور نئے شیئرز خریدار کے درمیان وسط کا کام کرتا ہے۔ مزید براں شیئرز مارکیٹ میں تجارت کو آسان اور مؤثر بناتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شیئر خریدار کے پاس الفوس کمپنی کے پچاس شیئرز ہیں۔ سوءِ اتفاق اسے نقد پیسے کی ضرورت پڑ گئی اور وہ اپنے شیئرز کو فرخت کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے شیئرز کو اسٹاک ایکسچینج کی مدد سے کسی دوسرے سرمایہ کار کو فروخت کرسکتا ہے۔

عام طور پر کمپنیاں اپنے جاری (Issue) کردہ شیئرز کو ایک بار فروخت کرنے کے بعد دوبارہ واپس نہیں خریدتی ہیں۔ اور نہ ہی انہیں کسی شیئر خریدار کے تعلق سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے۔ شاذ و نادر ہی کمپنیاں اپنے شیئرز کو فروخت کرنے کے بعد واپس خریدتی ہیں۔ جب بھی کوئی شخص اپنے شیئرز کو کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔ تو کمپنی اپنی رجسٹر سے فروخت کرنے والے کے نام کو کاٹ کر نئے خریدنے والے شخص کا نام درج کرلیتی ہے۔ اور جو بھی نفع یا بونس شیئرز پر حاصل ہوتا ہے وہ نئے خریدار کے اکاؤنٹ میں منتقل کردیتی ہے۔

کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے شیئر مارکیٹ بالخصوص ثانوی بازار (Secondary Market) میں تجارت کرنا بہت ہی آسان ہوگیا ہے۔ ورنہ لوگ پہلے زمانے میں شیئر مارکیٹ کے ایک مخصوص احاطے میں کھاڑے ہوکر پاگلوں کی طرح چلّا چلّا کر اپنے شیئرز کو بیچتے تھے۔

لیکن جدید موصلاتی نظام (New Communication System) کی ترقی نے شیئر بازار میں تجارت کو بہت ہی آسان بنادیا ہے۔ آج آپ انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعہ شیئرز مارکیٹ کی سرگرمیوں کی تفصیل حاصل کرسکتے ہیں۔

اسی وجہ سے بہت سارے تعلیم یافتہ اور نوکری پیشہ حضرات شیئر بازار میں تجارت کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پڑھے لکھے نوکری پیشہ حضرات کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا کہ مزید پیسہ کمانے کیلئے دنیا کے کسی اور عام مارکیٹ میں جائیں۔ چنانچہ وہ لوگ انٹرنیٹ اور ٹیلیفون کے ذریعے گھر یا آفس پر بیٹھے بیٹھے تجارت کرتے رہتے ہیں۔

بہر کیف دنیا میں بے شمار اسٹاک اکسچینج ہیں۔ **کچھ خاص کے نام درجِ ذیل ہیں**

Location	**Name of Stock Exchange**	**Code**
Mumbai	Bombay Stock Exchange	BSE
Mumbai	National Stock Exchange	NSE
USA	Dow Jones Stock Exchange	DJI
London	Financial Stock Exchange	FTSE
Japan	Tokyo Stock Exchange	TSE

آج کے اس (Globlization) وسیع صنعتی دور میں کوئی بھی شخص دنیا کے کسی اسٹاک ایکسچینج میں تجارت کرسکتا ہے۔ لیکن ہندوستان کے لوگ (BSE) بامبے اسٹاک ایکسچینج اور (NSE) نیشنل اسٹاک ایکسچینج کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ یہ دونوں اسٹاک ایکسچینج ہمارے ملک میں ہے۔

اسٹاک ایکسچینج کے مسائل اور اس کے جملہ امور کی نگرانی کی خاطر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۹۹۲ء میں (*SEBI*) "سیکیورٹیز اکسچینج بورڈ آف انڈیا" کے نام سے ایک آرگنائزیشن بنائی ہے۔ اس آرگنائزیشن کی بنیادی ذمہ داری اسٹاک مارکیٹ کے کاموں کی نگرانی کرنا اور کسی بھی بدمزگی کی صورت میں اس کی اصلاح کرنا ہے۔

شیئر بازار میں اسٹاک ایکسچینج کی اہمیت

شیئر بازار بھی دنیا کے تمام بازاروں کی طرح ایک بازار ہے۔ اس بازار میں مختلف قسم کے شیئر، ڈبینچر اور بونڈ کو خریدا اور بیچا جاتا ہے۔ کمپنیاں ایک مرتبہ عوام کو شیئر فروخت کرنے کے بعد دوبارہ اس شیئر کو واپس نہیں خریدتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی شیئر خریدار سے کوئی خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن گذشتہ کچھ سالوں سے اس طریقے میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ کمپنیاں اپنے شیئرز میں کافی دلچسپی لے رہی ہیں۔ مزید براںSEBI(Securities and Exchange Board of India) کی اجازت سے اپنے شیئرز دوبارہ واپس بھی لے سکتی ہیں۔ تاہم جب بھی کمپنی کو نفع حاصل ہوتا ہے تو وہ نفع کا کچھ حصہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے مشورے سے کمپنی کے شیئر خریداروں کے درمیان تقسیم کر دیتی ہے۔ اس طرح سے جو بھی فائدہ شیئر خریدار کو حاصل ہوتا ہے اسے اصطلاح میں ڈوِڈنڈ (Dividend) کہتے ہیں۔ بسا اوقات شیئر خریداروں کو بونس بھی دیتی ہیں۔ کمپنی کو خاص فائدہ نہ ہونے کی صورت میں شیئر خریدار کو نفع سے محروم ہونا پڑتا ہے۔

شیئر بازار میں اسکے علاوہ بھی بہت سارے ادارے ہوتے ہیں جو شیئر کے خرید و فروخت کو بہتر اور آسان بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انسان کی بنائی ہوئی چیزوں میں اچھائیوں کے ساتھ بہت ساری خرابیاں بھی ہوتی ہیں۔ شیئر بازار بھی انسانی تخلیق کا ایک مظہر ہے۔ اس میں اچھائیوں کے ساتھ بہت ساری برائیاں بھی ہیں۔ چنانچہ جب بھی ہم شیئر بازار میں کوئی قابل فہم برائی یا خرابی پیدا ہوتی ہے یا اُبھر کر سامنے آتی ہے تو شیئر بازار سے متعلق دیگر ادارے اس خرابی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیئرSEBI یا RBI وغیرہ۔ Securities and Exchange Board of India شیئر بازار سے متعلق خرابیوں کو دور کرنے میں کلیدی رول ادا کرتی ہے۔Reserve Bank of India یعنی (RBI) سیبی کو ہدایت دیتی ہے کہ وہ کیسے شیئر مارکیٹ کی نگرانی کرے۔

لیکن ان تمام مسائل کے ساتھ پرانے شیئرز، بونڈ اور ڈیبینچر کو دوبارہ بیچنا اور خریدنا ایک بہت ہی بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کے پاس WIPRO کمپنی کے سو(۱۰۰) شیئرز ہیں۔ اب اسے پیسے کی ضرورت ہے۔ وہ اس شیئر کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کو کوئی خریدار نہیں مل پا رہا ہے۔ اگر کوئی مل بھی رہا ہے تو وہ بھی اس کی مناسب قیمت ادا کرنے کیلئے تیار نہیں۔ اسکے برخلاف کسی شخص کو WIPRO کمپنی کے کچھ شیئرز کی ضرورت ہے۔ لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں مل پا رہا ہے جو WIPRO کمپنی کے مطلوبہ شیئر کو فروخت کر رہا ہے۔ یہ تمام مسائل شیئر بازار کیلئے ایک سوالیہ نشان تھا۔ لیکن جیسے ہی منظم طور پر اسٹاک ایکسچینج (بالالفاظ دیگر Stock Market) کا قیام ہوا یہ تمام پریشانیاں خود بخود دور ہوگئیں۔

کمپیوٹر اور ٹیلی وبصری مواصلات میں ترقی ہونے کی وجہ سے اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) کیفعالیت میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ ورنہ ایک وقت تھا کہ لوگ اسٹاک ایکسچینج کی صحن میں کھڑے ہو کر اپنے شیئر کی بولی لگاتے تھے۔ اپنے شیئرز کو فروخت کرنے کیلئے پاگلوں کی طرح چلایا کرتے تھے۔ اگر کوئی نیا آدمی اس جگہ کو دیکھ لیتا تو اسے پاگل خانہ سے کم نہ تصور کرتا۔

لیکن اسٹاک ایکسچینج میں ترقی ہونے کی وجہ سے یہ تمام مسائل ختم ہوگئے۔ اب لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ کر ٹیلی فون اور بروکر کی مدد سے شیئرز کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

اب ہر اسٹاک بروکر کے پاس ایک الیکٹرانک میٹر ہوتا ہے۔ وہ اس میٹر پر سودے کیبکنگ کرتا ہے۔ یہ میٹر سٹیلائٹ کے ذریعہ اسٹاک ایکسچینج سے جڑا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جو بھی سودا ''بروکر'' کے ذریعے طے پایا ہے، وہ اسٹاک ایکسچینج کے تجارتی رجسٹرڈ میں محفوظ ہوجاتا ہے۔ یہ میٹر اس قدر Informative (خبر آمیز) ہوتا ہے کہ یہ مارکیٹ کی پل پل کی خبر شیئرز بروکر کو دیتا رہتا ہے۔ مارکیٹ میں کتنے شیئرز ہیں؟ کتنے خریدار ہیں؟ کتنے فروخت کرنے والے ہیں؟ خریدنے والے کس قیمت پر شیئرز کو خریدنا چاہ رہے ہیں؟ فروخت کرنے والے کس قیمت پر شیئرز کو فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ مارکیٹ میں کتنا اتار چڑھاؤ ہے؟ یہ تمام امور میٹر پر نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔ اس میٹر کو بولٹ بھی کہتے ہیں۔ اسچیز کو نقشہ کے ذریعے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

ہندوستان میں اسٹاک ایکسچینج کی تاریخ

ہندوستان میں اسٹاک ایکسچینج کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ہندوستانی اسٹاک ایکسچینج نے ملک کی معیشت کو بہتر بنانے میں کافی اہم رول ادا کیا ہے۔

پہلے زمانے میں جب انٹرنیٹ اور دیگر جدید مواصلاتی اور مشینی سہولتیں مثلاً موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ موجود نہیں تھیں تو لوگ ممبئی میں ایک برگد کے درخت کے نیچے شیئرز کا کاروبار کرتے تھے۔ لوگ شیئرز خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے تھے۔ جیسے آج کل سبزی فروش یا فٹ پاتھ پر اشیاء کو بیچنے والے حضرات اپنے گراہکوں کو بلند آواز سے پکارتے ہیں۔ شیئر بازار میں اسی طرح سے با آوازِ بلند لوگوں کو بلا کر شیئرز بیچنے کے عمل کو OUTCRY کہتے ہیں۔

یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلتا رہا۔ پھر ۱۸۵۴ء میں پہلی بار اسٹاک بروکروں نے مل کر بمبئی دلال اسٹریٹ میں جگہ لی۔ اور یہاں سے منظم طور پر شیئرز کی خرید و فروخت کے ایک ادارے کا قیام ہوا۔ اس ادارے کے قیام کے تقریباً ۲۱ سال بعد Bombay Stock Exchange (بامبے اسٹاک اکسچینج) کا قیام عمل میں آیا۔ جسے ہم BSE کے نام سے جانتے ہیں۔ آزاد ہندوستان سے پہلے جب ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام ہوا اور اس کے بعد بہت ساری صنعتی کمپنیاں قائم ہوئیں تو اس وقت بھی اسٹاک اکسچینج نے رقم کی فراہمی میں ایک مؤثر رول ادا کیا۔

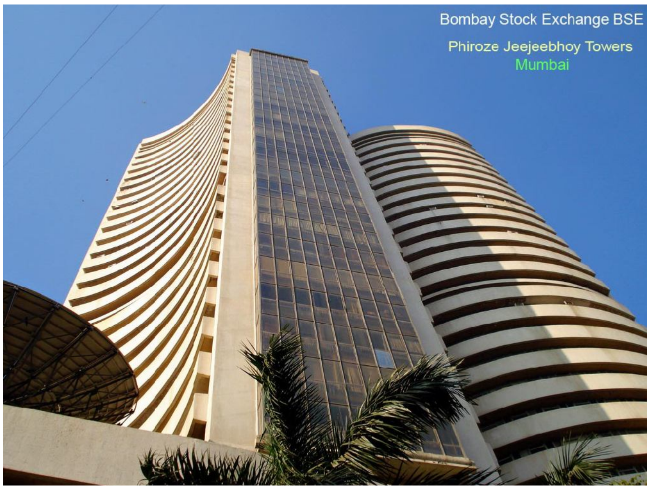
شیئر بازار کے تاریخی مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ Bombay Stock Exchange ایشیاء کا سب سے پرانا اسٹاک اکسچینج ہے اور اس کا شمار تقریباً دنیا کے آٹھ بڑے اسٹاک اکسچینجوں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے چھوٹے اسٹاک اکسچینج ہیں جو انیسویں صدی کے وسط میں وجود میں آئے ہیں۔ حکومت ہند نے ملک کی تجارتی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے ۱۹۹۳ء میں نیشنل اسٹاک اکسچینج کو قائم کیا۔ یہ ادارہ بامبے اسٹاک اکسچینج کی طرح پرانا تو نہیں ہے لیکن ملک کی صنعتی ترقی میں کافی کلیدی رول ادا کر رہا ہے۔ اور یہ اسٹاک اکسچینج ہندوستان کا قومی اسٹاک اکسچینج ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی چھوٹے چھوٹے ہاؤس اسٹاک اکسچینج ملک میں کام کر رہے ہیں۔ جن کے نام اور محل و وقوع اگلے صفحہ پر درج ہیں۔

نیشنل اسٹاک ایکسچینج



NSE

بامبے اسٹاک ایکسچینج



حکومت ہند سے منظور شدہ اسٹاک ایکسچینج کی فہرست

1	MUMBAI	Bombay Stock Exchange
2	MUMBAI	National Stock Exchange
3	MUMBAI	Over the Counter Exchange of India
4	MUMBAI	Metal & Commodity Stock Exchange
5	U.P.	U.P.Stock Exchange. Kanpur
6	VADODARA	Vadodara Stock Exchange Vadodara
7	COIMBATORE	Coimbator Stock Exchange
8	AHMEDABAD	Ahmedabad Stock Exchange
9	BANGALORE	Bangalore Stock Exchange
10	BHUNESHWAR	Bhuneshwar Stock Exchange
11	KOLKATTA	Culcutta Stock Exchange
12	COCHIN	Cochin Stock Exchange
13	DELHI	Delhi Stock Exchange
14	GUWAHATI	Guwahati Stock Exchange
15	HYDERABAD	Hydrabad Stock Exchange
16	JAIPUR	Jaipur Stock Exchange
17	MANGALORE	Mangalore Stock Exchange
18	LUDHIYANA	Ludhiyana Stock Exchange
19	CHANNAI	Channai Stock Exchange
20	INDORE	Indore Stock Exchange
21	PATNA	Patna Stock Exchange
22	PUNE	Pune Stock Exchange
23	RAJKOT	Rajkot Stock Exchange
24	KERALA	Kerala Stock Exchange

SEBI (سیبی) کا تعارف

دنیا کے ہر شعبہ کی نگرانی کیلئے کوئی نہ کوئی ادارہ ہوتا ہے جو ہمیشہ اس شعبہ کی نگرانی (دیکھ بھال) کیا کرتا ہے۔ٹھیک اسی طرح سے شیئر بازار (اسٹاک اکسچینج) کا نگراں SEBI یعنی Securites and Exchange of India ہے۔ یہ ادارہ شیئر بازار سے متعلق جملہ امور کی نگرانی کرتا ہے۔

جیسے جیسے شیئر مارکیٹ میں ترقی ہوئی اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس پیشہ سے وابستہ ہونے لگے تو اس بازار میں بہت ساری اچھائیوں کے ساتھ برائیاں بھی پیدا ہوگئیں۔ اور یہی بات بھی حتمی ہے کہ جب تک کوئی برائی یا خرابی واضح نہ ہو تو اچھائی کا احساس بہت کم ہوتا ہے۔

بہر کیف حکومت ہند (Govt. Of India) نے شیئر بازار سے متعلق بدعنوانیاں اور کرپشن کو بند کرنے کیلئے SEBI کو ۱۹۸۸ء میں عارضی طور پر قائم کیا۔ یہ ادارہ آج بھی شیئر بازار سے متعلق جملہ امور کی نگرانی کرتا ہے۔اور بدعنوانیوں کی صورت میں اسکا انسداد بھی کرتا ہے۔اس سے قبل بھی گورنمنٹ آف انڈیا نے شیئر بازار کی نگرانی اور بدعنوانیوں کے انسداد کیلئے مختلف ادارے قائم کئے جو اپنے وقت کے لحاظ سے بہت زیادہ مؤثر نہیں تھے۔مثلاً کنٹرول کیپٹل اِشو (Control Capital Issue) اور سیکیورٹیز کنٹریکٹس (Securities contracts) وغیرہ۔ بالآخر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۹۹۲ء میں قانونی اور دائمی طور پر (SEBI) سیبی کے دائرے کار کو اور وسیع کیا۔

سیبی (SEBI) کی ذمہ داریاں

۱۔ سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا خیال کرتے ہوئے انکے لئے بہترین سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنا۔

۲۔ اسٹاک اکسچینج اور سیکیورٹیز مارکیٹ کو متحرک کرنا (فعّال بنانا)۔

۳۔ اجتماعی سرمایہ کاری (collective Investment) کی اسکیموں اور میوچول فنڈ کو رجسٹرڈ کرنا۔

۴۔ بروکر، سب بروکر، ٹرانسفر ایجنٹ، ٹرسٹی، پورٹ فولیو مینیجر اور مرچینٹ بینکر کے ناموں کو رجسٹرڈ کرنا اور ان کی نگرانی کرنا۔

۵۔ سیکیورٹیز مارکیٹ سے بدعنوانی اور کرپشن کا خاتمہ کرنا۔

۶۔ اندرونی تجارت کو بند کروانا۔

۷۔ بدعنوانی کی صورت میں مختلف قسم کے جرمانے عائد کرنا۔

۸۔ اسٹاک مارکیٹ سے وابستہ عاملہ کی تربیت کرنا تا کہ وہ لوگ زیادہ سے زیادہ گراہکوں کو اسٹاک مارکیٹ کی خدمات کو بہتر اور منظم انداز میں پیش کرسکیں۔

۹۔ شیئرز پر premium قیمت کا تعین کرنا۔

۱۰۔ میوچول فنڈ سے متعلق جملہ امور کی نگرانی کرنا اور کسی طرح کی بدعنوانی کی صورت میں اس پر گرفت کرنا۔

۱۱۔ بیرون ممالک کے سرمایہ کاروں پر نظر رکھنا اور ان کے لئے سرمایہ کاری کے بہتر مواقع پیدا کرنا۔

سیبی (SEBI) میں کام کرنے والوں کی تفصیلات

سیبی میں کام کرنے والے ممبران کی تعداد چھ ہے اور جو پانچ ممبران اور ایک چیئر مین پر مشتمل ہے۔

چیئر مین کی تقرری (Posting) سینٹرل گورنمنٹ کی جانب سے ہوتی ہے۔اس کے علاوہ پانچ ممبران ہوتے ہیں۔جن میں دو ممبران کی تقرری سینٹرل گورنمنٹ کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔اور بقیہ دو ممبران کی تقرری سینٹرل منسٹری کی جانب سے ہوتی ہے۔نیز ایک ممبر کی تقرری RBI کی جانب سے ہوتی ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

ڈیمیٹ سسٹم(Demat Sytem)

ڈیمیٹ سسٹم کا تعارف:

ڈیمیٹ (Demat) اور Dematerialisation انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔اس کے بنیادی معنی کسی مادّی چیز کو غیر مادّی چیز میں تبدیل کرنا ہے۔شیئر بازار کی اصطلاح میں کاغذی شیئرز سرٹیفکیٹ کو الیکٹرانک شکل میں تبدیل کرنا۔موجودہ اسٹاک مارکیٹ اور انٹرنیٹ بینکنگ میں اس کا کافی اہم رول ہے۔ایاّمِ ماضی میں کمپنیوں کے شیئرز کو لوگ کاغذی سرٹیفکیٹ کی شکل میں رکھتے تھے۔اور یہ اس وقت کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ اس کے علاوہ دنیا میں اس وقت کوئی اور سہولت میسر نہیں تھی۔لیکن جیسے جیسے انفارمیشن ٹیکنالوجی، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دنیا میں ترقی ہوئی تو اس کا اثر زندگی کے بہت سارے شعبوں پر پڑا۔مختصر یہ کہ تجارتی دنیا کی ترقی اور سُرعت میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا کافی عمل ودخل ہے۔کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی آمد سے اسٹاک مارکیٹ اور بینکنگ کے میدان میں بے انتہاء ترقی ہوئی ہے۔اس سسٹم نے ہفتوں کے کام کو گھنٹوں میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ مزید براں تحفظ کے معیار(Security system) کو بھی بڑھا دیا ہے۔اس سسٹم یا طریقہ کار کے آنے کی وجہ سے شیئر سرٹیفکیٹ یا بینک نوٹ کو ہر وقت جیب میں رکھ کر گھومنے کی ضرورت ختم ہوگئی ہے۔ نیز ضائع ہوجانے ،جل جانے یا چوری ہوجانے کے خدشات بھی بہت کم ہوگئے ہیں۔ڈیمیٹ سسٹم بالکل انٹرنیٹ بینکنگ سسٹم کی طرح ہے جس میں ایک مرتبہ بینک میں روپیہ(Currency) جمع کرانے کے بعد کھاتے دار(Acount Holder) کا پیسہ الیکٹرانک شکل میں منتقل ہوجاتا ہے۔اس کے بعد کھاتے دار جب بھی چاہے اپنے پیسے کو انٹرنیٹ کے ذریعے دوسرے کے اکاؤنٹ میں منتقل کرسکتا ہے۔یا Debit Card (ڈیبٹ کارڈ) کی مدد سے کسی دُکان سے ضرورت کی کوئی چیز خرید سکتا ہے۔اس سسٹم میں کاغذی نوٹ یعنی روپئے کے تبادلے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے، بلکہ برقی(Electronic) طور سے پیسے کو دُکاندار کے کھاتے میں منتقل کردیا جاتا ہے۔ٹھیک اسی طرح سے ایک مرتبہ ڈیمیٹ اکاؤنٹ(Demat Account) میں اپنا کاغذی شیئرز سرٹیفکیٹ کو جمع کرنے کے بعد جب اسے فروخت کریں یا کسی اور کے اکاؤنٹ میں منتقل کردیں۔

ڈیمیٹ سسٹم کا طریقۂ کار:

کاغذی شیئرز سرٹیفکیٹ کو غیر مادّی یعنی برقی(Electronic) شکل میں تبدیل کرنے کے لئے ۳ بڑے ادارے مامور ہوتے ہیں۔ یہ ادارے شیئرز سرٹیفکیٹ کو غیر مادی شکل میں تبدیل کرنے(Process of Dematerialisation) میں بہت سارے لوازمات کو پورا کرتے ہیں۔مثلاً شیئرز خریدار کے لئے اکاؤنٹ کھولنا،اس کے شناختی دستاویز کی تحقیق کرنا،شیئرز جاری کردہ کمپنیوں کے مراسلہ کرنا اور شیئر سرٹیفکیٹ کے بارے تحقیق کرنا وغیرہ۔

ڈیمیٹ کے تین اہم اداروں کے نام اور افعال:

۱۔ ڈپوزیٹری (Depository)

۲۔ ڈپوزیٹری پارٹی سپینٹ(Depository Participent)

۳۔ سیکوریٹیز ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (Securities Exchange Board of India)

۱۔ ڈپوزیٹری (Depository)

ڈیمیٹ کے اداروں میں ڈپوزیٹری کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ ادارہ شیئرز سرٹیفکیٹ کو غیر مادی شکل میں تبدیل کرنے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔اس کی حیثیت بالکل بینک کی طرح ہے۔ بیرونِ ممالک میں اسٹاک مارکیٹ کی ترقی کو دیکھتے ہوئے حکومت ہند(Govt. of India) نے ۱۹۹۵ء میں ڈپوزیٹری قائم کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ شیئر بازار کی تجارت کو آسان بنایا جاسکے اور اس میں بھی جدید تکنیکی چیزوں کو شامل کیا جاسکے۔اس طرح سے ۱۹۹۶ء میں نیشنل سیکوریٹیز ڈپوزیٹری لمیٹڈ کا قیام عمل میں آیا۔مخففاً اس ادارے کو NSDL کے نام سے بھی جانتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک اور ادارہ قائم کیا گیا ہے جسے ہم سینٹرل ڈپوزیٹری سروس انڈیا لمیٹڈ کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ دونوں قومی سطح کے ادارے ہیں اور شیئرز سرٹیفکیٹ کو غیر مادی شکل میں تبدیل کرتے اور برقی طور سے شیئرز کو دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل کرنے میں کافی اہم رول ادا کرتے ہیں۔اس طرح کے

ادارے قائم کرنے بہت سارے لوازمات جو کسی چھوٹی کمپنی کے لئے پورا کرنا بہت ہی مشکل ہے۔اس کے لوازمات کو مشکل بنانے کا مقصد ہی اس معیار کو مستحکم بنانا ہے۔ SEBI کی ہدایت کے مطابق اس طرح کا ادارہ قائم کرنے کے لئے بنیادی طور پر اس کے Sponsor یعنی کمپنی کے ذمہ دار کے پاس ایک ارب روپئے سے زائد کا اثاثہ ہونا چاہئے۔اسی طرح سے بہت ساری مشکل شرائط ہیں جو کسی عام کمپنی کے لئے مکمل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔مختصر یہ کہ یہ دونوں ادارے اسٹاک ایکسچنج کی فعالیت میں کافی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ان کی فعالیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان دونوں میں ۱۵/سال کے عرصے میں تقریباً دو کروڑ سے زائد ڈیمیٹ اکاؤنٹ (Demat Accont) کھل چکے ہیں۔

۲۔ڈپوزیٹری پارٹی سپنٹ (Depository Participent)

اس ادارے کی حیثیت ایک ایجنٹ (Broker) کی طرح ہے۔اس کی تقرری سیکوریٹیز ایکسچنج بورڈ آف انڈیا کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔ان اداروں کو ہم مختصراً DPs بھی کہتے ہیں۔سیکوریٹیز ایکسچنج بورڈ آف انڈیا کی ہدایت کے مطابق صرف تین ہی قسم کے ادارے ہی DP یا Depository Agent کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔بینک

۲۔سرمایہ کاری کے ادارے (Non-Banking Financial Institutions)

۳۔SEBI سے رجسٹرڈ ادارے

ان اداروں کا بنیادی کام ڈپوزیٹری اور سرمایہ کاروں کے درمیان ایک ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرنا، سرمایہ کاروں سے ملنا، شیئر بازار کے سرمایہ کاروں کا اکاؤنٹ کھولنا، سرمایہ کار کے شیئرز کا ریکارڈ رکھنا نیز سرمایہ کار کی درخواست کو Depository تک پہنچانا ہے۔

۳۔ ڈیمیٹ سسٹم میں سیکوریٹیز ایکسچنج بورڈ آف انڈیا (SEBI) کا رول

سیکوریٹیز ایکسچنج بورڈ آف انڈیا کا تذکرہ گذشتہ ابواب میں ہو چکا ہے۔یہاں ہم اس کا تذکرہ صرف اتنا ہی کر رہے ہیں جتنا اس کا تعلق Depository یا Depository Participant سے ہے۔اس ادارے کی حیثیت ایک نگراں کے جیسی ہوتی ہے۔جو Demat کے process کو فعال اور مزید ہموار بناتا ہے۔نیز اسٹاک مارکیٹ کے لئے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں Depository Participant پر جرمانہ عائد کر سکتی ہے یا ان کے لائسنس کو منسوخ بھی کر سکتی ہے۔SEBI، ڈپوزیٹری کی حرکات وسکنات پر نظر رکھتی ہے تاکہ شیئر بازار میں کوئی بدمزگی نہ پیدا ہو۔

ڈیمیٹ سسٹم کی خوبیاں

۱۔ فی الفور شیئرز کو دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل کیا جانا۔

۲۔ کاغذی شیئرز سرٹیفیکٹ کی منتقلی میں گورنمنٹ اسٹامپ ڈیوٹی لگتی ہے۔لیکن الیکٹرانک منتقلی میں اس کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ جعلی شیئرز اور شیئرز کے تاخیر سے منتقلی کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔

۴۔ کاغذی کام سے سرمایہ کاروں کو نجات مل جاتی ہے۔

۵۔ شیئرز کی منتقلی میں اخراجات کی کمی ہو جاتی ہے نیز وقت بھی بہت کم لگتا ہے۔

۶۔ نام اور پتہ وغیرہ کی تبدیلی میں بہت آسانی اور جلدی سے ہو جاتی ہے۔

ڈیمیٹ سسٹم کی خرابیاں:

دنیا میں جہاں بھی کہیں اچھائیاں ہوتی ہیں وہیں کچھ خرابیاں بھی ہوتی ہیں۔ڈیمیٹ سسٹم بھی اسی کا ایک جز ہے۔اس میں بھی کچھ خوبیوں کے ساتھ کچھ خرابیاں بھی ہیں۔مثلاً انٹرنیٹ پر کام کرتے ہوئے آپ کے پاس ورڈ کا چوری ہو جانا۔کوئی دوسرا شخص آپ کے شیئرز کو کسی تیسرے آدمی کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دے۔لیکن ان خدشات کے

ساتھ اس میں بہت ساری اچھائیاں بھی ہیں۔اگر صحیح طور سے سیکوریٹی کے اصولوں اور ضوابط پر عمل کیا جائے تو ان خطرات سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

سودا مکمل ہوجانے کے بعد شیئرز کی منتقلی کا طریقہ

شیئر بازار میں تجارت مکمل ہوجانے کے بعد شیئرز سرٹیفیکٹ کی منتقلی (Transfer) کے طریقے کو Rolling Settelement کہتے ہیں۔ایک مرتبہ شیئر فروخت ہوجانے کے بعد شیئرز کو خریدار کے پاس بھیجنا ہوتا ہے۔سیکوریٹیز ایکسچینج بورڈ آف انڈیا کی مدد سے اسٹاک مارکیٹ نے اس عمل کے لئے ایک متعینہ مدت مقرر کی ہے۔اس مدت کو شیئر بازار کی اصطلاح میں T+2 کہتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت کے بعد دو دن کے اندر دونوں فریق (یعنی خریدنے والا اور فروخت کرنے والا) کے درمیان شیئرز اور پیسہ کا تبادلہ ہوجانا چاہئے۔اس کی عدم موجودگی میں اسٹاک ایکسچینج خرید و فروخت کرنے والوں پر جرمانہ بھی عائد کرسکتی ہے۔خرید و فروخت کے بعد سیکوریٹی کی اس منتقلی کے عمل کو Pay In اور Pay Out بھی کہتے ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

میوچول فنڈس(Mutual Funds)

میوچول فنڈس(Mutual Funds)کا تعارف

(MUTUAL FUNDS)میوچول فنڈز کو ہم آسان زبان میں باہمی فنڈ یا باہمی سرمایہ کاری کے ادارہ کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔اس وقت ہندوستان میں بہت سارے میوچول فنڈس کام کر رہے ہیں۔ان میں سے کچھ میوچول فنڈس مسلمانوں کی شرعی ضرورت کو خیال رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں۔تاکہ مسلمان سرمایہ کار (Muslim Investers)بھی اس بازار میں سرمایہ کاری کر کے نفع حاصل کرسکیں۔ان میوچول فنڈس کا تفصیلی ذکر بعد میں کریں گے۔پہلے ہم میوچول فنڈس کی ماہیت اور اس کے تاریخی پس منظر پر نظر ڈال لیتے ہیں۔

سرمایہ کاری کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے منظم طور سے میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کا آغاز امریکہ میں ہوا اور اسکے بعد برطانیہ میں ہوا۔ اور اسی طریقہ سے رفتہ رفتہ یہ سرمایہ کاری کا طریقہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ہندوستان میں میوچول فنڈس کا آغاز ۱۹۶۴ء میں ہوا۔گورنمنٹ نے چھوٹے چھوٹے سرمایہ کاروں کو شیئر بازار میں سرمایہ کاری کا موقع فراہم کرنے کی غرض سے ایک میوچول فنڈس قائم کیا جسے آج ہم (Unit Trust of India)یاUTIکے نام سے جانتے ہیں۔

میوچول فنڈس عموماً چھوٹے چھوٹے سرمایہ کاروں کے سرمایہ کو جمع کر کے ان کی رقم سے مختلف کمپنیوں کے شیئرز کو خریدتے ہیں۔میوچول فنڈس سرمایہ حاصل کرنے کیلئے اپنے سرمایہ کاروں کو ایک حصہ(unit)دیتے ہیں۔ان کی کیفیت بالکل شیئرز سرٹیفکٹ کی طرح ہوتی ہے۔مثال کے طور پر اگر ایک میوچول فنڈس کو ایک لاکھ روپے جمع کرنا ہے تو ایک لاکھ روپے کو ایک ہزار یونٹ میں تقسیم کر دیں گے۔اس طرح سے ایک یونٹ کی قیمت سَو روپے ہوگی۔اور جو بھی یہ یونٹ (unit)خریدے گا اس رقم کے بقدر اس کا حصے دار ہو جائیگا۔ایک مرتبہ یونٹ خریدنے کے بعد یونٹ کی قیمت میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔یونٹ کی مالیت کا پتہ لگانے کیلئے یونٹ خریدارNet Assets Valueیعنی NAVکا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔میوچول فنڈس کے تمام یونٹ کی NAVہر روز کمرشیل اخبارات(Commercial Newspapers)میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔جیسے جیسے کسی یونٹ کاNAVبڑھے گا ویسے ہی یونٹ کی مالیت اور قیمت میں اضافہ ہوگا۔NAV کا پتہ لگانے کیلئے فنڈس کے کل سرمایہ کو اس پر واجب مطالبات واخراجات نفی کر کے تمام جاری شدہ یونٹ سے اس کو تقسیم کر دیتے ہیں۔اس کے بعد جو بھی نتیجہ آتا ہے اسےNet Assets Value کہتے ہیں۔

میوچول فنڈس کی سرمایہ کاری کا طریقہ

ذاتی سرمایہ کاری کے لحاظ سے میوچول فنڈس کی بہت ساری اسکیمیں ہیں۔انہیں اسکیموں کے تحت میوچول فنڈس فرمایہ کاری کرتی ہے۔ذیل میں چند رائج میوچول فنڈ کی اسکیموں کے نام ان کے تعارف کے ساتھ دیا جارہا ہے:

میوچول فنڈس کی چند رائج قسمیں

۱۔شراکتی شیئرز اسکیم (EQUITY SHARES SCHEME)

۲۔متوازن شیئرز اسکیم (BALANCED SHARES SCHEME)

۳۔صکوک کی اسکیم(BOND SCHEME)

۴۔ٹیکس سے بچنے والی اسکیم(TAX SAVING SCHEME)

۵۔قلیل المدت،مالیاتی سرمایہ کاری اسکیم (MONEY MARKET SCHEME)

۱۔شراکتی شیئرز اسکیم (Equity Shares Scheme)

یہ کافی مقبول اسکیم ہے۔دنیا کے اکثر وبیشتر میوچول فنڈس کے منیجر اسی اسکیم میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس اسکیم میں نفع کے امکانات

دوسری اسکیموں کے مقابلے میں زیادہ ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی میں نقصانات کے خدشات (Risk) بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ میوچول فنڈس اپنے عاملہ کی فنی اور تحقیقی صلاحیت کی بنیاد پر ہی اس اسکیم میں سرمایہ کاری کرتے ہیں ورنہ ایک آم آدمی کے پاس نہ تو اتنا وقت ہے اور نہ ہی صلاحیت کہ وہ انہیں استعمال کر کے نفع اندوزی کر سکے۔ چنانچہ میوچول بہت ہی تحقیق کر کے اپنی رقم کو شراکتی بازار (Equity Market) میں لگاتے نیز خطرات کے اندیشے (Risk Factors) کا بہت خیال کرتے ہیں۔

۲۔متوازن شیئرز اسکیم (Balanced Shares Scheme)

اس اسکیم کے تحت میوچول فنڈ اپنے سرمائے کو مختلف بازاروں میں لگاتے ہیں تاکہ نقصانات (Risk) کے امکانات کم کئے جا سکیں۔ سرمایہ کاری کے ماہرین کا یہ خیال ہے کہ سرمایہ کاری انڈے کی طرح نازک چیز ہے۔ اور ایک دانشمند سرمایہ کار کو اپنے سارے انڈے ایک ٹوکری میں نہیں رکھنے چاہئیں۔ کیوں کہ ٹوکری کو معمولی جھٹکا لگنے سے اسکے سارے انڈے ٹوٹ سکتے ہیں۔ لہٰذا اگر انڈے کئی ٹوکریوں میں رکھے جائیں تو اس میں نقصانات کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ اسی چیز پر قیاس کرتے ہوئے میوچول فنڈ اپنے سرمایہ کو شراکتی شیئرز مارکیٹ (Equity Market) اور صکوک بازار (Bond Market) میں لگاتے ہیں تاکہ ایک میں نقصان کی صورت میں دوسرے بازار میں منافع یقینی رہے۔ ایک طرح سے دونوں بازاروں میں متوازن سرمایہ کاری کر کے نقصانات کے امکانات (Risk Factor) کو کم کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس اسکیم کو متوازن سرمایہ کاری اسکیم (Balance Scheme) کہتے ہیں۔

۳۔صکوک اسکیم (Bond Scheme)

اس اسکیم کے تحت میوچول فنڈ اپنے سرمائے کو صکوک بازار (Bond Market) میں لگاتے ہیں۔ صکوک بازار میں عام طور پر دو طرح کے صکوک پائے جاتے ہیں۔

صکوک کی قسمیں

ا۔ گورنمنٹ سے جاری شدہ صکوک (Govt. Bonds)

۲۔ غیر سرکاری ذاتی کمپنیوں سے جاری شدہ صکوک (Private Bonds)

میوچول فنڈ دونوں قسم کے صکوک کو خریدتی ہے۔ اس اسکیم میں نقصانات کے امکانات کم ہوتے ہیں اور ساتھ میں فائدہ بھی کم ہوتا ہے۔ عام طور سے میوچول فنڈز صکوک بازار میں اسی وجہ سے سرمایہ کاری کرتے ہیں کہ اس میں نقصان کے امکانات شراکتی شیئرز کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں۔

۴۔ٹیکس سے بچنے والا سرمایہ کاری اسکیم (TAX SAVING SCHEME)

میوچول فنڈس اس اسکیم کے تحت اس طرح سے سرمایہ کاری کرتے ہیں کہ میوچول فنڈس کے یونٹ خریدار گورنمنٹ کے ٹیکس سے بچ جائیں۔ چنانچہ بہت سارے لوگ ٹیکس سے بچنے کیلئے بھی میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

۵۔قلیل المدت سرمایہ کاری اسکیم (MONEY MARKETS LIQUID SCHEME)

میوچول فنڈ اس اسکیم کے تحت عام طور پر سرکاری تمسکات یا اسکے ہم مثل کسی اسکیم میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ اس طرح کی اسکیموں میں منافع کے امکانات اتنے نہیں ہوتے ہیں جتنے شراکتی شیئرز مارکیٹ میں سرمایہ کاری سے ہوتے ہیں۔ نیز سرمایہ کاری کی مدت بھی اس اسکیم میں کم ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ اس طرح کی اسکیموں میں میوچول فندس کم ہی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے اعتبار سے تو میوچول فنڈس کی بہت ساری قسمیں ہیں جن کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔ لیکن ساخت کے اعتبار سے میوچول فنڈس کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ساخت کے اعتبار سے میوچول فنڈس کی قسمیں

ا۔ کھلے ساخت کے میوچول فنڈز (Open End Mutual Funds)

۲۔ بند ساخت میوچول فنڈس (Closed End Mutual Funds)

ا۔ کھلے ساخت کے میوچول فنڈس (Open End Mutual Funds)

کھلا میوچول فنڈس اس میوچول فنڈس کو کہتے ہیں جس کے یونٹ کو سرمایہ کار کبھی بھی خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ عام طور سے لوگ اسی طرح کے میوچول فنڈ میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیوں کہ سرمایہ کار اس میں جب بھی چاہے اس طرح کے میوچول فنڈس کی یونٹ کو رائج قیمت پر خرید سکتا ہے اور جب چاہے اپنے یونٹ کو بیچ کر کے اپنے سرمایہ کو حاصل کر سکتا ہے۔

۲۔ بند ساخت میوچول فنڈس (Closed End Mutual Funds)

بند میوچول فنڈس اِس میوچول فنڈس کو کہتے ہیں جس میں میوچول فنڈس اپنے یونٹ کو ایک متعین مدت تک بیچتے ہیں تا کہ وہ ایک خاص رقم حاصل کر سکیں۔ متعینہ وقت میں ان کا ہدف پورا ہو جاتا اور ضروری سرمایہ ان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد میوچول فنڈس اپنا یونٹ بیچنا بند کر دیتی ہیں۔ مدت گزر جانے کے بعد اگر اس میوچول فنڈس کا یونٹ کوئی شخص خریدنا چاہتا ہو تو اسے ثانوی بازار (Secondary Market) کی طرف رخ کرنا پڑیگا۔ اس طرح کے میوچول فنڈس اپنے سرمایہ کو ایک متعینہ وقت کیلئے بزنس میں لگاتے ہیں۔ مدت گزر جانے کے بعد میوچول فنڈس اپنے سرمایہ کو نکال لیتی ہے اور اسے جو بھی فائدہ یا نقصان حاصل ہوتا ہے اسے اپنے یونٹ خریداروں کے درمیان تقسیم کر دیتی ہے۔ عموماً میوچول فنڈس کی سرمایہ کاری میں منافع ہی ہوتا ہے۔ اگر چہ منافع کی شرح کم ہو لیکن منافع کے امکانات زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سارے لوگ میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

باضابطہ سرمایہ کاری کا منصوبہ (Systematic Investment Plan)

آجکل بے شمار کھلے ساخت کے میوچول فنڈس اپنے یونٹ خریداروں کو باضابطہ سرمایہ کاری (Systematic Investment) کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت چھوٹے اور بڑے دونوں طرح کے سرمایہ کار کچھ مہینوں کے وقفہ سے میوچول فنڈس کی یونٹ کو خرید کر میوچول فنڈس کے حصہ دار بن سکتے ہیں۔ چھوٹے سرمایہ کاروں کو اس طرح کی سرمایہ کاری میں کافی آسانی ہوتی ہے۔ کیوں کہ ان کے پاس جو بھی مہینے دو مہینے میں چھوٹی موٹی بچت ہوتی ہے وہ اسے آسانی سے باضابطہ سرمایہ کاری (Systematic Investment Plan) کے منصوبے کے تحت میوچول فنڈس میں لگا دیتے ہیں۔

میوچول فنڈس نما سرمایہ کاری کے ادارے:

سرمایہ کاری کی دنیا میں بہت سارے سرمایہ کاری کے ایسے ادارے ہیں جو بہت حد تک میوچول فنڈس مماثلت رکھتے ہیں۔ چند سرمایہ کاری کے اداروں کے نام درج ذیل ہیں

میوچول فنڈس نما سرمایہ کاری کے ادارے

ا۔ مبادلہ تجارتی فنڈس (Exchange Traded Funds)

۲۔ ذھب تجارتی فنڈس (Gold Exchange Traded Finds)

ا۔ مبادلہ تجارتی فنڈس (Exchange Traded Funds)

اس قسم کے فنڈس کا قیام پہلی مرتبہ ہندوستان میں ۲۰۰۱ء میں ہوا۔ اس فنڈس سے حاصل شدہ سرمایے کو صرف اِشاریہ شراکتی شیئرز (Equity Index) میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس طرح کے فنڈس میں سرمایہ کاری کرنے کیلئے سرمایہ کار کو ڈیمیٹ اکاؤنٹ (Demate Account) کھولنا ضروری ہوتا ہے۔ ڈیمیٹ اکاؤنٹ بینک اکاؤنٹ کی طرح ایک اکاؤنٹ ہوتا ہے جس میں پیسے کی بجائے شیئرز اور میوچول فنڈس کے یونٹ رکھے جاتے ہیں۔ اس کی نوعیت الیکٹرانک

اکاؤنٹ کی طرح ہے جو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی مدد سے چلایا جاتا ہے۔عام طور پر اس فنڈس میں سرمایہ کاری مختصر مدت کیلئے ہوتی ہے۔

۲۔ذہب تجارتی مبادلہ فنڈس(Gold Exchange Traded Finds)

ذہب تجارتی مبادلہ فنڈس شیئرز اور یونٹ خریدنے کی بجائے سونا خریدتا ہے۔اس فنڈس میں ''سونا'' گرام کی مقدار میں بکتا ہے تا کہ چھوٹے سرمایہکار بھی اس فنڈس ر بازار میں حصہ لے سکیں۔لیکن اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ اس میں اصل ''سونا'' خریدار کو نہیں دیا جاتا ہے بلکہ اس کے عوض میں سرٹیفکٹ دیا جاتا ہے کہ آپ کو اتنا ''سونا'' دیا جارہا ہے۔لیکن اگر کوئی مطالبہ کرے کہ مجھے اصل سونا ہی چاہیے تو اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔لیکن عام طور پر لوگ سرٹیفکیٹ ہی لینا پسند کرتے ہیں۔اس فنڈس میں سرمایہ کاری کرنے کیلئے سرمایہ کار کے پاس ڈیمیٹ اکاؤنٹ ہونا ضروری ہے جو عام طور سے میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کیلئے نہیں ہوتی تھی۔

میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کا طریقہ (Method of Investment in Mutual Funds)

عام طور پر دنیا میں کسی بھی کام کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ایک منظّم اور دوسرا غیر منظّم۔منظّم طور پر کام کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ٹھیک اسی طرح سے میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کے بھی بہت سارے طریقے ہیں۔لیکن منظّم طور پر سرمایہ کاری کے فوائد کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔انہی فوائد کا خیال کرتے ہوئے میوچول فنڈس نے سرمایہ کاروں کے لئے ۳ طریقے بنائے ہیں۔جس کے ذریعے سے وہ میوچول فنڈس میں آسانی سے سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کے ۳ منظّم طریقے درج ذیل ہیں۔

۱۔نموکی سرمایہ کاری کا طریقہ(Growth Plan)

۲۔تقسیمِ نفع کا طریقہ(Divident Plan)

۳۔حاصل شدہ نفع کی سرمایہ کاری کا طریقہ(Dividend Reinvestment Plan)

۱۔نموکی سرمایہ کاری کا طریقہ(Growth Plan)

اس اسکیم کے تحت جو بھی سرمایہ کاری کی رقم سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اسے میوچول فنڈس کا عاملہ دوبارہ سرمایہ کی پونجی میں ڈال دیتا ہے۔اس طرح سے یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور سرمایہ کی پونجی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اس میں سرمایہ کار کو سہ ماہی یا سالانہ نفع الگ سے نہیں دیا جاتا جیسا کہ دوسری اسکیموں میں ہوتا ہے۔جو لوگ طویل المدت سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ اس منصوبہ (Investmnet Plan) کو اپناتے ہیں۔اور یہ یہ منصوبہ ان کے لئے کافی بہتر ہے۔

۲۔تقسیمِ نفع کا طریقہ(Divident Plan)

اس اسکیم کے تحت سرمایہ کاری کی گئی رقم سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کا کچھ حصہ میوچول فنڈس کو دیا جاتا ہے اور بقیہ حصہ سرمایہ کے تناسب سے سرمایہ کاروں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس سے دوبارہ سرمایہ کاری نہیں کی جاتی بلکہ اس حاصل شدہ نفع کو سرمایہ کے تناسب سے سرمایہ کار کو دیا جاتا ہے۔یہ منصوبہ ان لوگوں کے لئے کافی نفع بخش ہوسکتا ہے جن کے پاس کوئی مستقل آمدنی(Regular Income) کا ذریعہ نہیں ہے۔میوچول فنڈس کے سرمایہ کار اسی منصوبہ کے تحت زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

۳۔حاصل شدہ نفع کی سرمایہ کاری کا طریقہ (Dividend Reinvestment Plan)

اس منصوبہ کے تحت میوچول فنڈس کے سرمایہ پر حاصل شدہ Dividend(نفع) کو پھر سے سرمایہ کاری میں لگا دیتی ہے۔اور اس طرح سے سرمایہ کار کے Unit(یونٹ) میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔آج کے دور میں لوگ اس طرح کی اسکیم میں سرمایہ کاری کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

میوچول فنڈس میں لوگ سرمایہ کاری کیوں کرتے ہیں؟:

میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کرنے کی بہت ساری وجوہات ہیں۔چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ نقصان سے بچنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ میوچول فنڈس کی سرمایہ کاری میں نقصانات (Risk Factor) کم ہوجاتے ہیں۔ بذاتِ خود شیئر بازار میں سرمایہ کاری کرنے سے۔

۲۔لوگوں کے پاس وقت نہیں ہوتا ہے کہ وہ شیئر بازار کے بارے میں پتہ لگائیں۔ جبکہ میوچول فنڈس کا عاملہ اسی کام کیلئے خاص ہوتا ہے اوران کے ماہرین شیئر بازار کی کمپنیوں کے بارے میں اچھی طرح پتہ لگاتے ہیں اور جب ان کو اطمینان ہوجاتا ہے تو ہی اس کمپنی کے شیئرز کو خریدتے ہیں جو ایک عام آدمی کیلئے ممکن نہیں۔لہٰذا لوگ میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔

۳۔بعض اوقات سرمایہ کم ہونے کی وجہ سے چھوٹے سرمایہ کار شیئرز بازار میں براہ راست سرمایہ کاری نہیں کر سکتے۔ایسی صورت میں میوچول فنڈس کی یونٹ خرید کر شیئرز بازار کی سرمایہ کاری میں شامل ہوجاتے ہیں۔

۴۔شیئرز بازار میں سرمایہ کاری کرنے کیلئے علم اور تجربے دونوں کی بڑی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ جو ایک عام آدمی کو میسر نہیں ہے۔ چنانچہ جو لوگ شیئرز بازار کی تکنیکی چیزوں سے واقف نہیں ہوتے ہیں وہ میوچول فنڈس ہی میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔

۵۔میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کی کچھ ایسی اسکیمیں ہوتی ہیں جس میں سرمایہ کاری کرنے سے Tax کی بچت ہوجاتی ہے۔لہٰذا لوگ Tax سے بچنے کیلئے بھی میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

مسلمانوں کے لئے میوچول فنڈس (Mutual Funds) میں سرمایہ کاری کے مواقع

مسلم حضرات بھی (Mutual Funds) میوچول فنڈس میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں بشرط یہ کہ میوچول فنڈس کا اپنا ذاتی سرمایہ کاری کا طریقہ اسلام کے طریقۂ تجارت سے مخالف نہ ہو۔ بیرونِ دنیا اور عرب ممالک میں بہت سارے میوچول فنڈس قائم کئے گئے ہیں جو اسلامی طریقۂ تجارت سے مطابقت رکھتے ہیں جیسے ایمان میوچول فنڈس، امانۃ میوچول فنڈس ٹرسٹ، ڈاو جون اسلامی فنڈس وغیرہ۔

ہندوستان میں بھی دو/۲ میوچول فنڈس قائم کئے گئے ہیں جو اسلامی قوانینِ تجارت سے ہم آہنگی کا اقرار کرتے ہیں۔ان میں سے ایک TSF یعنی Tata Select Equity Funds (ٹاٹا سلیکٹ اکویٹی فنڈس) ہے اور دوسرے کو Taurus Ethical Funds (ٹاورس اتھیکل فنڈس) کہتے ہیں۔لیکن فی الوقت راقم الحروف کو ان کی تجارت کا گہرا علم نہیں ہے کہ وہ کیسے سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ کچھ سال پہلے ان کی سرمایہ کاری کے ساخت کا مطالعہ کیا تھا، اس وقت معاملہ تسلی بخش تھا۔ابھی اس وقت کیا پوزیشن ہے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔اس لئے گذارش ہے کہ جو لوگ اس میدان میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں ان کو خط لکھ کر یا ای میل کر کے پتہ لگالیں کہ ان کا شریعہ ایڈوائزر کون ہے اور اس نے اس فنڈس کو کیسے ترتیب دیا ہے۔اور اس میں کتنے شریعت کے بنیادی قوانین کا لحاظ کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ شریعہ اسکالر دونوں علوم سے واقفیت رکھتا ہو یعنی وہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ علمِ معاشیات اور فائنانس کے علوم سے بھی واقف ہو۔دونوں میں سے کسی بھی علم کی عدم موجودگی میں وہ صحیح طریقے سے شرعی قوانین کو جدید تجارتی اصولوں پر منطبق نہیں کر سکے گا۔کچھ لوگ مسلم عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے اس طرح کا کام کرتے ہیں۔تجارتی امور میں شرعی امور کے لئے ہمیں انہی لوگوں سے رجوع کرنا چاہئے جو دینی علوم کے ساتھ معاشیات، فائنانس، انگریزی اور عربی زبان کا علم رکھتے ہوں۔اور اسلام کے ساتھ جدید تجارتی نظام کے خم و پیچ سے بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ ہمارے معاشرے میں بہت سارے علماء ہیں جو علمِ دین میں بحر العلوم کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن انہیں جدید تجارتی نظام اور فائنانس کا علم نہیں ہے۔اس لئے ان سے نکاح، طلاق، روزہ، حج وزکوٰۃ کے مسائل کے متعلق ضرور رجوع کرنا چاہئے کیونکہ اس میدان میں ان کو دسترس حاصل ہے۔لیکن جہاں تک تجارت اور فائنانس کی بات ہے تو ہمیں انہی لوگوں سے رجوع کرنا چاہئے جو دونوں علوم میں گہرا علم رکھتے ہوں۔الحمدللہ آج ہمارے درمیان اس طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں جو ہماری رہنمائی اس میدان میں بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

بانڈ وڈِبینچر

بانڈوڈِبینچر کا تعارف

بسااوقات کمپنیاں سرمایہ اکٹھا کرنے کیلئے بانڈ وڈِبینچر (Bonds & Debentures) وغیرہ بھی جاری کرتی ہیں۔اسی طرح سے جب گورنمنٹ کو بھی پیسے کی ضرورت پڑتی ہےتو وہ بھی کبھی کبھی سکیورٹیزاورٹرزری بل وغیرہ مارکیٹ میں جاری کر کےعوام سے پیسہ اکٹھا کرتی ہے۔

یہ سارے کے سارے کاغذ کے دستاویز ہوا کرتے ہیں۔اس پر جاری کردہ کمپنی یا گورنمنٹ کا نام مدت، قیمت، ہدایات،نوعیت اور تاریخ کے ساتھ خریدنے والے کا نام بھی درج ہوا کرتا ہے۔

شیئرزاور بانڈ میں بنیادی طور پر یہ فرق ہوتا ہے کہ شیئر کمپنی میں شراکت کا ایک سرٹیفکٹ ہوتا ہے جس میں بالعموم نفع کی مقدار متعین نہیں ہوتی۔اس کے برخلاف بانڈ و ڈِبینچر یہ قرض کا دستاویز ہوا کرتا ہے۔اس میں خریدار کو ایک متعینہ مقدار میں ایک متعینہ مدت کیلئے سود ملتا رہتا ہے۔اس میں قرض دہندہ اور قرض وصول کنندہ کے نام کے ساتھ کچھ ہدایت وغیرہ درج رہتی ہیں۔شیئرز کی صورت میں خریدار کو کبھی نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔لیکن بانڈ کی صورت میں نقصان کے امکانات بہت ہی کم ، بالکل نہ کے برابر ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے اس میں نفع مقدار بھی بہت کم ہوتی ہے۔اس علاوہ بانڈ اور ڈِبینچر میں ایک طرح سے قانونی معاہدہ ہوتا ہے کہ بانڈ خریدنے والے شخص کو اس کی رقم کچھ زائد کر کے ایک خاص مدت کے بعد واپس کر دی جائے گی۔سوءِ اتفاق اگر کمپنی کسی وجہ سے ٹوٹ جائے اور کمپنی کو نفع نہ حاصل ہو سکے تو بھی ایک خاص وقت پر کمپنی مالکان کو اپنی کمپنی کا اثاثہ فروخت کر کے بانڈ خریداروں کو رقم چکانا ہوگا۔اگر کمپنی مالک راہ فرار اختیار کر لے تو یہ کام گورنمنٹ کرے گی۔گورنمنٹ اس کمپنی کے موجودہ یا بچے ہوئے سرمایہ کو فروخت کر کے بانڈ خریداروں کے درمیان تقسیم کر دے گی۔شیئرز کی طرح بانڈ اور ڈِبینچر کی فروخت بھی اسٹاک مارکیٹ میں ہوتی ہے۔لیکن اسلامی نقطہ نظر سے یہ چیز جائز نہیں ہے کیوں کہ اس میں بالواسطہ سود کا عمل و دخل ہے۔

بانڈ کے اقسام(Kinds of the Bonds)

آجکل بانڈ وڈِبینچر ایک دوسرے کیلئے مترادف کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔اس میں کوئی بہت زیادہ فرق بھی نہیں ہے۔ابتداء میں اس کی صرف دو ہی قسمیں ہوتی تھیں۔لیکن سرمایہ کاری کے میدان میں جوں جوں ترقی ہوئی ویسے ویسے بانڈ وڈِبینچر کی قسموں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔

بنیادی طور پر ڈِبینچر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔پہلے کو محفوظ ڈِبینچر (Secured Debenture) اور دوسرے کو غیر محفوظ ڈِبینچر (Unsecured Debenture) کہتے ہیں۔محفوظ ڈِبینچر کی صورت میں کمپنی اصل رقم اور سود کی واپسی کی گارنٹی اپنے اثاثوں سے کرتی ہے۔اگر کسی وجہ سے کمپنی اصل رقم مع سود کے ادا کرنے سے قاصر ہو تو اس کا تتمہ کمپنی کے اثاثوں کو فروخت کر کے کیا جاتا ہے۔اس کے برخلاف غیر محفوظ ڈِبینچر میں یہ بات نہیں ہوتی۔

بانڈ وڈبینچر کے ریٹنگ کی کمپنیاں

بانڈوڈِبینچر کی کیفیت اوراس کی مالیت کا پتہ لگانے کے لئے حکومت سے منظور شدہ کئی ادارے ہیں جو بانڈ وڈِبینچر کے کمپنیوں کے اثاثے، مالیت اور انکے طریقے سرمایہ کاری کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں اور انکے بانڈ وڈبینچر کی صحیح (Rating) درجہ بندی کرتے ہیں۔

حکومت سے تسلیم شدہ دو اہم اداروں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) Cradit Rating Information Service of India Limited (CRISIL) (کرسل)

(۲) Investment Credit Rating Agency Of India (ICRA) (اکرا)

اس کے علاوہ بھی کئی ادارے ہیں جو اس طرح کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ ادارے بانڈ و ڈِبینچر کی مالیت و ماہیت کا پتہ لگاتے ہیں۔ کمپنیاں اپنے ڈبینچر کو ان اداروں سے تصدیق کرا کر ہی مارکیٹ میں فروخت کرتی ہیں۔ یہ ادارے مالیت اور بہتری کے اعتبار سے بانڈ و ڈِبینچر کی درجہ بندی بھی کرتے ہیں۔ مثلاً BB, BBB, AA, AAA۔ جو ڈِبینچر مجموعی طور پر بہت ہی اچھے ہوتے ہیں انہیں AAA کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اسے برخلاف جو ڈِبینچر مجموعی طور پر بالکل بہت اچھے نہیں ہوتے انہیں BB کا درجہ دیا جاتا ہے۔

وقت کے اعتبار سے بھی بانڈ اور ڈِبینچر کی تقسیم ہوتی ہے۔ کچھ ڈبینچر **Redeemable** ہوتے اور کچھ **Irredeemable** ہوتے ہیں۔ Redeemable ڈِبینچر کو کچھ خاص مدت کے لئے جاری کیا جاتا ہے۔ مدت گزر جانے کے بعد کمپنی ڈِبینچر خریدار کو اس کی رقم سود کی ادائیگی کے ساتھ واپس کر دیتی ہیں۔ جبکہ Irredeemable ڈِبینچر میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اس میں کمپنی ڈِبینچر خریدار کو سود کی ایک متعینہ رقم ہر سال یا چھ ماہ پر دیتی رہتی ہے۔

اس کے علاوہ کچھ ڈبینچر ایسے بھی ہوتے ہیں جو کچھ خاص وقت کے بعد شیئر وغیرہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے ڈبینچر کو قابل تبدیل ڈبینچر (**Convertable Debenture**) کہتے ہیں۔ اس کے برخلاف مارکیٹ میں غیر قابل تبدیل ڈبینچر (**Non-convertable Debenture**) بھی ہوتے ہیں۔ یہ ڈِبینچر خاص مدت کیلئے جاری کئے جاتے ہیں جو ۹۰ دن سے لے کر ۳ سال کے عرصے پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ڈبینچر کی دو اہم قسمیں ہوتی ہیں۔ جس کا ظہور دنیا کے اکثر و بیشتر سرمایہ کاری کے بازار میں ہوتا ہے۔ پہلی قسم کو Zero Interest Convertiable Debenture اور دوسری قسم کو Zero Coupon Bound کہتے ہیں۔

صفر بدل ڈبینچر

یہ بہت حد تک قابل تبدیل ڈبینچر سے مشابہ ہے۔ بہت ساری کمپنیاں فنڈ اکٹھا کرنے کیلئے اس طرح کے ڈبینچر کو بھی جاری کرتی ہیں۔ اس طرح کے ڈبینچر ایک خاص مدت کے بعد شیئر میں تبدیل کر دئے جاتے ہیں۔ اور اس خاص وقت کے درمیان کوئی نفع وغیرہ بھی نہیں دیتی ہے۔ اس میں ایک فائدے کی چیز یہ ہوتی ہے کہ کمپنیاں اسے شیئر میں تبدیل کرتے وقت شیئر کی عرضی قیمت کا ہی خیال کرتی ہیں۔ چنانچہ اگر مارکیٹ میں شیئر کی قیمت اپنے عرضی قیمت سے زیادہ ہے تو ڈِبینچر خریدار کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف شیئر کی حالیہ قیمت عرضی قیمت سے کم ہے تو ڈِبینچر خریدار کو وہ نفع نہیں ملے گا جس کی توقع وہ پہلی صورت میں کر رہا تھا۔

صفر کوپن بانڈ (Zero Coupon Bond)

یہ بانڈ دوسرے بانڈوں اور ڈبینچروں سے تھوڑا مختلف ہے۔ کمپنیاں اس طرح کے بانڈ کو عرضی قیمت سے پچاس فیصد کم کر کے عوام کو فروخت کرتی ہیں اور ایک مدت گزر جانے کے بعد انہیں عرضی قیمت کے حساب سے ان کی رقم کو واپس کر دیتی ہیں۔ چنانچہ پچاس فیصد کی اس زائد رقم کو نفع تصور کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی کمپنی ایک بانڈ جاری کرتی ہے جس کی عرضی قیمت -/200 روپے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کو عوام سے فروخت کرتے وقت صرف -/100 روپے طلب کرتی ہے۔ اور ایک خاص وقت کے بعد عوام یعنی خریدار کو -/200 روپے کے حساب سے اس کی رقم کو واپس دیتی ہے۔ اس طرح سے خریدار کو -/100 روپے فائدہ ہوتا ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

شیئر٬ بانڈ اور ڈِبینچر فقہ کی روشنی میں

عام طور سے شیئر بازار میں مختلف الانواع شیئر پائے جاتے ہیں۔ان کا تفصیلی احاطہ یہاں پر بہت ہی مشکل ہے۔لیکن یہاں پر کچھ خاص قسم کے شیئر اور انکی ماہیت فقہ کی روشنی میں پیش کیا جارہا ہے۔ عام طور پر شیئر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کو Preference Share (ترجیحی شیئر) کہتے ہیں۔اور دوسری قسم کو Equity Share (شراکتی شیئر) کہتے ہیں۔ اور اسی طرح سے Preference Share (ترجیحی شیئر) کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کو Accumulated Preferene Share اور دوسرے حصے کو Non Accumulated Preference Share کہتے ہیں۔

ترجیحی شیئرز کی دونوں اقسام میں نفع کی شرح متعین ہوتی ہے چاہئے کمپنی کو تھوڑا نفع حاصل ہو یا زیادہ۔لیکن اس طرح کے شیئرز خریداروں کو ایک مخصوص مقدار میں Divident (نفع) ملتا ہے۔البتہ یہ کہ Accumulated ترجیحی شیئر خریدار کو پہلے نفع دیا جاتا ہے پھر اس کے بعد Non-Accumulated ترجیحی شیئر خریدار کو خیال کیا جاتا ہے۔اس کے بعد اگر کچھ بچ رہا ہوتو Equity Share holder (شراکتی شیئرز خریدار) کو دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فقہی اعتبار سے Preference Share (ترجیحی شیئرز) سود سے زیادہ قریب ہے۔اور ایک حد تک ترجیحی شیئر اور سود کی علت تحریم میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اسلامی نقطۂ نظر سے اس طرح کا شیئر ایک مسلمان کیلئے ہرگز جائز نہ ہوگا خواہ کمپنی حلال کی پیداوار میں ہی نہ کیوں مصروف ہو۔اسی وجہ سے بہت سارے علماء شیئر بازار کی تجارت کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اس کے برخلاف شراکتی شیئر ہے۔اس میں نفع کی مقدار متعین نہیں ہوتی ہے۔اگر کمپنی کو بہت زیادہ نفع ہورہا ہے تو اس کے شیئر خریداروں کو زیادہ نفع ملے گا۔اگر اس کے برخلاف کمپنی کو خسارہ ہورہا ہے تو شیئر خریدار کو نفع نہیں ملے گا اور اس کا پیسہ بھی ڈوب سکتا ہے۔ یہ صورت مشارکت سے زیادہ قریب ہے۔کیونکہ اس میں شیئر خریدار کمپنی کا ایک چھوٹا حصہ ہوتا ہے اور وہ اپنے حصے یا سرمائے کے بقدر کمپنی کے نفع اور نقصان میں شامل ہوتا ہے۔اس طرح کی تجارت اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں بھی رائج تھی۔اللہ تعالیٰ نے اچھی چیزوں میں تعاون کو مستحسن قرار دیا ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یہ آیت: وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (سورۃ المائدۃ، آیت۲)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

بہر کیف شراکت فی التجارت بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ بذات خود ایک تاجر تھے۔آپ ﷺ نبوت سے پہلے تجارت کی غرض سے حضرت خدیجہؓ کا مال دوسرے ممالک لے جایا کرتے تھے۔اور اسی طرح سے آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اس طرح کی تجارت لوگ کیا کرتے تھے۔بسا اوقات Equity Shares (شراکتی شیئر) بھی مضاربت سے مشابہ ہوتی ہے۔

مضاربت اور شراکت کیمباحث کتاب البنوع فی القدوری والهدایة میں گزر چکی ہیں۔فقہاء نے اس طرح کی تجارت کو جائز اور بہتر قرار دیا ہے۔نیز اپنی اس بحث میں اللہ کے رسول ﷺ کی کئی حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔حلال Equity Shares (شراکتی شیئر) مضاربت اور مشارکت کی ایڈوانس قسم ہیں۔گزشتہ ابواب میں یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ غیروں نے تجارت اور سرمایہ کاری کے اصول اسلام ہی سے سیکھے ہیں۔لیکن انہوں نے ان اصول وضوابط میں سود کی آمیزش کردی ہے۔

مشارکت نما سرمایہ کاری میں دونوں افراد سرمایہ لگاتے ہیں اور نفع نقصان کی صورت میں دونوں صورتوں میں شامل ہوتے ہیں۔

اس کے برخلاف مضاربت نما سرمایہ کاری میں ایک فرد سرمایہ لگاتا ہے دوسرا فرد محنت٬ صلاحیت٬ وقت اور اپنی قوت لگاتا٬ نفع کی صورت میں دونوں فریق شامل ہونگے اور نقصان کی صورت میں سرمایہ لگانے والا شخص اپنے سرمایہ کے عوض نقصان برداشت کرے گا۔اور اسی طرح سے مضارب جو محنت٬ قوت٬ وقت اور صلاحیت لگاتا ہے وہ اپنی تمام چیزوں میں خسارہ برداشت کرے گا۔واللہ اعلم بالثواب

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

کمپنیوں کے سرمایہ جمع کرنے کا طریقہ

آج کل ترقی یافتہ دور میں کسی شخصِ واحد کے لئے یہ بہت مشکل کام ہے کہ وہ کوئی کمپنی ادارہ چلا سکے۔ بلا شبہ کسی کمپنی یا ادارے کو چلانے کے لئے مختلف جگہوں سے سرمائے (Capital) اورافرادی قوت (Human Capital) کی ضرورت پڑتی ہے۔ کمپنی کے مالکان کمپنی کو چلانے کے لئے درج ذیل ذرائع سے سرمایہ حاصل کرتے ہیں۔

سرمایہ حاصل کرنے کے مختلف ذرائع

(۱) نجی یا ذاتی ذرائع (Personal Resources)

(۲) غیر بینکی ادارے (Non-banking financial Institutions)

(۳) شیئر مارکیٹ (Share Market)

(۴) دوسرے ذرائع (Other Resources)

کمپنی مالک کی نجی دولت مثلاً زمین، روپیہ اور وقت وغیرہ وغیرہ اس کھاتے کے تحت آتے ہیں۔ اگر ان مدات سے کمپنی کی ضرورت نہیں پوری ہوتی ہے تو کمپنی کے مالکان Non Banking Financial Institution (غیر بینکی ادارے) کے پاس جاتے ہیں۔ یہ ادارے Small scale industry (چھوٹے صنعتی ادارے) اور (Corporate) بڑی بڑی صنعتی کمپنیوں کو لمبی مدت کے لئے قرض دیتے ہیں۔ مثلاً IDBI,IFCI وغیرہ۔ حکومت نے انہیں صرف اسی کام کے لئے قائم کیا ہے۔ حالانکہ زیادہ قرض بھی اسلامی اور دنیاوی نقطہ نظر سے بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ جب سودخور ماحول میں قرض کا بوجھ زیادہ ہوگا تو سارا کا سارا نفع سود کی ادائیگی میں چلا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے قرض دار شخص کی نماز جنازہ پڑھانے سے احتراز کیا ہے۔ بلا شبہ اسلام قرض حسنہ کی تلقین کرتا ہے، لیکن سودی قرض سے منع کرتا ہے اور تجارت کو فروغ دیتا ہے۔ سودی قرض کی صورت میں تجارت کا گلا گھوٹ جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیتا ہے۔ انہیں تمام وجوہات کی بنیاد پر ڈاؤ جان اسلامک انڈیکس یو ایس اے نے ان حلال Equity Shares (شراکتی شیئرز) کو خریدنے سے منع کیا ہے جس میں بینک قرض کی مقدار ۳۳ ر فیصد سے زیادہ ہو۔ بسااوقات کمپنی کی ضرورت Non-Banking financial institutions (غیر بینکی اداروں) سے پوری نہیں ہوتی ہے تو کمپنی مالکان Share Market (شیئر بازار کا) رُخ کرتے ہیں اور کچھ قانونی لوازمات پورا کرنے کے بعد اپنے شیئر کو پرائمری مارکیٹ کے پلیٹ فارم سے عوام کے درمیان فروخت کرتے ہیں۔

پرائمری مارکیٹ اور شیئرز کے متعلق گفتگو گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہے۔ لیکن افادۂ عام کے لئے دوبارہ ذکر کر رہا ہوں۔

عام طور سے شیئر مارکیٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کو Primary Market (ابتدائی بازار) اور دوسرے حصے کو Secondary Market (ثانونی بازار) کہتے ہیں۔ کمپنیاں اپنے نئے شیئرز کو ابتدائی بازار سے ہی فروخت کر کے سرمایہ اکٹھا کرتی ہیں۔ پھر اس رقم کو اپنے کاروبار میں لگاتی ہیں۔ ثانوی بازار میں پہلے سے خرید شدہ شیئرز اور سیکورٹیز کی دوبارہ خرید وفروخت ہوتی ہے۔ ثانوی بازار کو اسٹاک مارکیٹ بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح سے شیئرز کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کو Preference Share (ترجیحی شیئر) کہتے ہیں اور دوسری قسم کو Equity Shares (شراکتی شیئر) کہتے ہیں۔ کمپنی ترجیحی شیئرز کے خریدار کو سب سے پہلے نفع دیتیہے اور بسااوقات نفع کی شرح بھی متعین ہوتی ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے جائز نہیں ہے۔ اس وجہ سے بہت سارے علماء حضرات شیئرز بازار میں تجارت کو حرام قرار دیتے ہیں۔

Preference Share (ترجیحی شیئر) کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کو Accumulated Perference Share، دوسرے حصے کو Non Accumulated Preference Share یا General Preference Share کہتے ہیں۔ عوامی طور پر منافع کی تقسیم میں

ایکیومولیٹیڈ ترجیحی شیئر خریدار کو فوقیت دی جاتی ہے (یعنی پہلے نفع دیا جاتا ہے) بعد میں عام ترجیحی شیئر خریدار کو نفع دیا جاتا ہے۔ جملہ شیئر خریداروں میں منافع تقسیم کرنے کے بعد اگر کبھی کچھ رقم بچ جاتی ہے تو پھر اسے ایکیومولیٹیڈ ترجیحی شیئرز خریداروں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

Equity Share کو (شراکتی شیئر) کہتے ہیں، اس میں نفع کی مقدار متعین نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً 15%، 20% یا کبھی کچھ بھی نہیں۔ اس نوعیت کے شیئرز میں نفع کی مقدار کمپنی کی پیداوار اور اسکی بہتر کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اس طرح کے شیئرز میں عوام اور کمپنی مالکان کی شراکت ہوتی ہے۔ یعنی کمپنی مالکان اپنی محنت لگاتے ہیں اور عوام اپنا پیسہ لگاتے ہیں۔ شراکت اور مضاربت کی بنیاد پر بزنس کرنا اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے، اگر وہ شراکت کسی حلال چیز کی پیداوار میں ہو۔ چنانچہ وہ کمپنیاں جو کسی حلال چیز کی پیداوار میں مصروف ہے تو اس کے Equity Share (شراکتی شیئرز) کو خریدا جا سکتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے اس میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔

ویسے آجکل سرمایہ کاری کے نظام میں کافی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ لوگ زیادہ تر شراکتی شیئر ہی خریدنا پسند کر رہے ہیں۔ گزشتہ پانچ سال میں شراکتی شیئر کی خرید و فروخت میں کافی افزائش ہوئی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں عوام سے سرمایہ اکٹھا کرنے کیلئے Equity Share (شراکتی شیئرز) ہی کو مارکیٹ میں فروخت کر رہی ہیں۔

ان کے علاوہ بھی کمپنیاں سرمایہ جمع کرنے کے لئے بانڈ اور ڈیبینچر وغیرہ بھی مارکیٹ میں فروخت کرتی ہیں۔ بانڈ اور ڈیبینچر بھی شیئر سرٹیفیکٹ کی طرح ایک کاغذی دستاویز ہوا کرتا ہے جس پر بونڈ کی قیمت، نوعیت، مدت اور دیگر تفصیلات درج ہوا کرتی ہیں۔ ڈبینچر اور شیئر میں بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ ڈبینچر قرض کی دستاویز ہوتا ہے جس پر ایک متعینہ سود کی رقم مع تاریخ تحریر ہوا کرتی ہے جو کمپنی کو اکثر و بیشتر صورت میں اپنے خریدار کو ایک مخصوص وقت میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف شیئر میں شیئر خریدار کی شرکت ہوتی ہے۔ وہ قرض دہندہ نہ ہو کر کمپنی کا ایک چھوٹا سا حصہ دار ہوتا ہے اور کمپنی کے نفع ونقصان میں شامل ہوتا ہے۔

مجموعی طور ڈبینچر کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

کچھ خاص قسمیں بغیر تفصیل کے درج ذیل ہیں۔

Secured Debenture

Unsecured Debenture

Redeemable Debenture

Irredeemable Debenture

Convertable Debenture (اس کی مزید دو قسمیں ہیں: Partly Convertable اور Fully Convertable)

Non Convertable Cebenture

(یاد رہے کہ بونڈ اور ڈِبینچر مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ علماء کا اس کے متعلق بڑا سخت فتویٰ ہے۔)

اس کے علاوہ بھی سرمایہ اکٹھا کرنے کے بہت سارے طریقہ ہو سکتے ہیں جس کے ذریعے کمپنی سرمایہ اکٹھا کرتی ہے۔ لیکن جہاں تک شیئر مارکیٹ کی بات ہے تو کمپنیاں اسی طرح سے سرمایہ حاصل کرتی ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

شیئر بازار کے متعلق بدعنوانیاں اور اس کے تدارک کا طریقہ

انسان کے تخلیق کردہ نظام میں جہاں پر اچھائیاں ہیں وہیں پر بہت ساری خرابیاں بھی ہیں۔ بسااوقات اچھائیاں اور خرابیاں دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہوتی ہیں۔اور یہ بات حتمی ہے کہ جب تک انسان کسی چیز کی خرابی نہ دیکھ لے تو اس کی اچھائی اور حسن وخوبی کا اندازہ نہیں ہو پاتا۔ٹھیک اسی طرح سے شیئر بازار کا بھی مسئلہ ہے۔ یہاں پر خوبیوں کے ساتھ کچھ خامیاں بھی ہیں۔خوبیوں سے انسان کو فائدہ اٹھانا چاہیے اور خامیوں کا ازالہ کرنا اور اس سے بچنا چاہیے۔مجموعی طور پر ہم شیئر بازار کی جملہ بدعنوانیاں کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

چھوٹی بدعنوانیاں:

(۱) شیئرز خریدنے کے بعد شیئرز کی ڈلوری لیٹ سے ملنا۔

(۲) بروکر سے حساب و کتاب صحیح (Clear) نہ ہونا۔

(۳) شیئر خریدار سے حسب معمول سے زیادہ سروس چارج لینا یعنی 2.5% سے زیادہ بروکرز لینا۔

(۴) زیادہ یا کم قیمت پر شیئر خریدنا لیکن صحیح قیمت شیئر خریدار شیئر ہولڈرس کو نہ بتانا۔

بڑی بدعنوانیاں:

(۱) شیئرز خریدار کو واپسی کی رقم دیر سے ملنا یا بالکل ہی نہ ملنا۔

(۲) بلا کسی وجہ کے شیئرز کی مرّوجہ قیمت سے زیادہ قیمت شیئرز خریدار سے وصول کرنا۔

(۳) شیئرز سرٹفکیٹ کی منتقلی میں بے حد تاخیر کرنا۔

(۴) بلا کوئی وجہ اصل مدت پر شیئرز خریدار کو بونس یا ڈویڈنڈ نہ ملنا۔

(۵) ابتدائی بازار سے شیئر خریدنے کے بعد کنفرمیشن خط نہ ملنا۔

اسکے علاوہ بھی اور بہت ساری بدعنوانیاں ہوسکتی ہیں جو ایک شیئر خریدار کو شیئر بازار سے بدظن کر دیتی ہیں۔لیکن شیئرز خریداروں کو ان بدعنوانیوں سے بدظن نہیں ہونا چاہیے بلکہ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیے تاکہ آئندہ اس طرح کی کوئی بدعنوانی یا خرابی نہ پیدا ہو سکے۔ بدعنوانی کو نہ روکنے کی صورت میں بہت سارے لوگوں کا نقصان ہوسکتا ہے اور بدعنوانی کرنے والی کمپنی یا بروکر کا دل اور بڑھ جاتا اور وہ بدعنوانی کا سلسلہ اور تیز کر دیتا ہے۔

ویسے شیئر بازار کی دنیا میں بہت بڑے بڑے بدمعاش اور کرمنل لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے شیئر بازار کو کافی بدنام کیا ہے۔اس میدان میں ہرشد مہتا اور کیتن پاریکھ کے نام بہت ہی نمایاں ہیں۔ان کی وجہ سے بہت سارے لوگوں نے شیئر بازار میں تجارت کرنا ہی بند کر دیا۔

بہرکیف گورنمنٹ آف انڈیا نے شیئر مارکیٹ کی بدعنوانیوں پر قابو پانے کے لئے بہت سارے ادارے کھول رکھے ہیں جو اکثر و بیشتر شیئر بازار کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ویسے ان اداروں میں سب سے مشہور ادارہ Securities and Exchange Board of India ہے۔اس شعبہ کو گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۹۹۲ء میں قائم کیا۔شیئر سے متعلق جملہ خرابیوں کے بارے میں سنوائی اسی ادارے میں ہوتی ہے۔شیئر خریداروں کو اپنی شکایتوں کو یہیں پر درج کروانا چاہئے۔کیونکہ یہ ادارہ کافی حد تک اس کا مؤثر علاج کرتا ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

شیئر پرزکوٰۃ کا مسئلہ

یہ ایک بحث طلب موضوع ہے لیکن ضخامت کے خوف اور پیچیدگیوں سے احتراز کرتے ہوئے چند پیرائے میں پیش کررہا ہوں۔

زکوٰۃ کے لئے فقہاء نے وقت، مقدار اور جنس کا خیال کیا ہے۔ وقت اور مقدار کا مسئلہ بالکل واضح ہے اس لئے شیئر کیلئے بھی ایک سال کا عرصہ درکار ہونا چاہئے کیوں کہ شیئر بھی اسی طرح سے ہے۔ وقت کے ساتھ اس میں بھی نقصان اور فائدے ہوتے ہیں۔

مقدار کا مسئلہ تھوڑا مبہم ہے اور غور طلب ہے کہ کیا زکوٰۃ شیئر وغیرہ پر نکالی جائے؟ لیکن اگر سنجیدگی سے اس پر سوچا جائے تو یہ بھی بالکل واضح ہے۔

زکوٰۃ نکالتے وقت شیئر کی موجودہ قیمت کا خیال کرنا چاہئے اور نفع میں برکت کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے کیوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (احب لغيرك ماتحب لنفسك) بخاری ''جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔''

اور جیسا کہ واضح ہے کہ ہم زکوٰۃ کی رقم کو اپنے ایک غریب بھائی کو دیتے ہیں اور یہ ایک طرح سے قرض حسنہ ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے ہم اپنے مال کو پاک بھی کرتے ہیں۔ چناچہ جب بھی آپ اپنے غریب بھائی کو کچھ دیں اچھا ہی دینے کی کوشش کریں۔ اور شیئر زپر زکوٰۃ نکالتے وقت مارکیٹ کی موجودہ قیمت کا خیال کریں کیوں کہ یہ عمل مذکورہ حدیث کے مترادف ہے۔

کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ خدمات انجام دینے والی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ گھوڑا، اسلحہ اور گھر وغیرہ پر زکوٰۃ وصول نہیں کیا کرتے تھے لی۔ لیکن اس کی نوعیت آجکل کی کمپنیوں سے بالکل مختلف ہے۔ آج کے دور میں جو بھی کمپنیاں خدمات پیش کررہی ہیں مثلاً جہاز، ٹراول ایجنسی، مشورہ دینے والی کمپنیاں وغیرہ وغیرہ، ان تمام کمپنیوں کے شیئروں پر بھی زکوٰۃ کا نفاذ ہوگا کیوں کہ یہ کمپنیاں سلعۃ (سامان تجارت) کے ساتھ بہت بڑا اثاثہ بھی ہے۔ اس طرح کے اثاثے کوئی عام یا غریب آدمی خرید بھی نہیں سکتا ہے۔ اگر اس طرح کے کمپنیوں میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور کمپنی ٹوٹ جائے تو اس طرح کے کمپنی مالکان پر کوئی خاص فرق نہیں پڑنے والا ہے۔ اور نہ ہی اس طرح کی کمپنیوں کے ٹوٹنے سے وہ فقر و فاقہ کے شکار ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس طرح کی کمپنیاں سلعۃ (سامان تجارت) کے دائرے میں نہیں آتی ہیں۔ یہ کمپنیاں سامان تجارت سے زیادہ اثاثے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا کلی طور پر ان کمپنیوں پر سلعۃ کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس طرح کے کمپنیوں کے شیئر پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالثواب ---

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

شیئر بازار میں تجارت کرنے کا طریقہ

شیئر بازار میں تجارت کرنا بہت ہی آسان ہے لیکن اسکا طریقہ دنیا کی اور طرز تجارت سے تھوڑا مختلف ہے۔شیئر بازار میں کوئی شخص بالواسطہ(Direct) تجارت نہیں کرسکتا۔شاذ و نادر کچھ ایسی کمپنیاں ہونگی جن کی نو اجراء شیئر (New Issue Shares) کو ان کے آفس سے خریدا جاتا ہو۔لیکن اس میں بھی کہیں نہ کہیں اسٹاک مارکیٹ اور SEBI کا عمل و دخل رہتا ہے۔

شیئر بازار میں تجارت کرنے کیلئے انسان کو کسی نہ کسی لائسنس یافتہ اسٹاک بروکر/ دلال (Stock Broker) سے تعلق قائم کرنا پڑتا ہے۔بغیر اسٹاک بروکر کی خدمات کے شیئر بازار میں تجارت کرنا ممکن نہیں۔اگر شیئر بروکر ایماندار نہیں ہے تو سرمایہ کار ر تاجر مناسب نفع سے محروم رہے گا کیونکہ شیئر بازار میں بہت جلد قیمتوں میں تفاوت واقع ہوتا ہے۔چنانچہ مسوّدہ (Market Orders) کی درستگی بروکر (Stock Broker) کی نیت پر ہی منحصر ہوتی ہے۔خواہ کتنا بھی چالاک سرمایہ کار ہو لیکن بروکر کے مکرو فریب سے بچنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔

شیئر بازار میں تجارت کرنے کیلئے سرمایہ کار/تاجر کو بروکر کے یہاں ایک اکاؤنٹ کھلوانا ہوتا ہے۔ اور اسکے ساتھ کسی نیشنلائزڈ بینک میں ایک ڈی میٹ اکاؤنٹ (Demate A/C.) کھلوانا پڑتا ہے. اکاؤنٹ کھلوانے کیلئے ایک تصدیق شدہ شناختی کارڈ (I.Card)، پین کارڈ، رہائش کا پتہ اور کچھ تازہ تصویریں ضروری ہوتی ہیں۔

شیئر بازار میں تجارت کرنے سے پہلے شیئر کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہوتا ہے۔اسکے لئے شیئر بازار سے متعلق کتابوں اور اخبارات کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ شیئر بازار کی گوناگوں سرگرمیوں کا پتہ چلتا رہے۔بغیر علم کے اس بازار میں تجارت کرنا خطرے سے خالی نہیں۔اسکے علاوہ اگر آپ کا بروکر (Broker) ایماندار ہے تو آپ کی اس کمی کی تکمیل بھی کرسکتا ہے۔کیوں کہ بروکروں کے پاس تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لوگوں کی ایک جماعت ہوتی ہے جو شیئر بازار کے متعلق اعلیٰ پیمانے پر مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔کسی عام آدمی کے لئے یہ چیز مختصر وقت میں ممکن نہیں ہوتی۔

شیئر بازار میں جہاں بہت زیادہ فوائد کے امکانات ہوتے ہیں وہیں پر نقصانات کے بھی امکانات ہوتے ہیں۔چنانچہ جو لوگ نقصانات سے کچھ حد تک بچنا چاہتے ہیں انہیں بااعتماد میوچول فنڈ (Mutual Fund) میں اپنا پیسہ لگانا چاہئے۔میوچول فنڈ میں نقصان کے مکانات کم ہونے کی وجہ نفع بھی کم ملتا ہے۔لیکن افسوس ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے اسلامی طرز کا کوئی میوچول فنڈ قائم نہیں ہے۔کچھ لوگ اسکے قیام کی کوشش کررہے ہیں۔فی الوقت ٹاٹا (Tata) کمپنی نے مسلمانوں اور جین دھرم کے پیروکاروں کیلئے ایک میوچول فنڈ قائم کیا ہے۔اس میوچول فنڈ کو ٹاٹا کمپنی نے ۱۹۹۶ء میں قائم کیا تھا۔ابتداء میں اسکی ساخت Closed Ended میوچول فنڈ کی تھی لیکن اس کو بعد میں Opend Ended کھلے ساخت کی میوچول فنڈ میں تبدیل کردیا گیا۔اسے ٹاٹا سلیکٹ اِکوِٹی فنڈ (Tata Select Equity Funds) کہتے ہیں۔اس میوچول فنڈ میں مسلمان تجارت کرسکتے ہیں۔بہت سارے فلاحی ادارے بھی اس میوچول فنڈ میں سرمایہ کاری کررہے ہیں۔

کسی کمپنی کے شیئر کو خریدنے سے پہلے سرمایہ کار کو مندرجہ ذیل چیزوں کے بارے میں تحقیق کرلینا چاہئے تاکہ دھوکہ دھڑی اور مکروفریب سے محفوظ رہا جاسکے۔

۱۔ کمپنی کا نام اور اس کے رجسٹرڈ دفتر کا پتہ

۲۔ کمپنی کا محل ووقوع (Location)

۳۔ کمپنی کے عاملہ (Working Group) کی علمی اور تجرباتی صلاحتیں۔

۴۔ کمپنی کی موجودہ سرگرمیاں اور آئندہ کے منصوبے۔

۵۔ کمپنی کے نمایاں پہلو۔

۶۔ کمپنی کے سرمایہ کی ساخت اور پروجیکٹ کی تفصیلات۔

۷۔ کمپنی میں خطرات کی نوعیت اور اسکے امکانات۔

۸۔ شیئرز کے اجراء(Date of Issue)اوراختتام کی تاریخ

۹۔ شیئرز اگرزائد قیمت(Premium قیمت)پرفروخت کئے جارہے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ

۱۰۔ اگر کمپنی پہلے سے قائم ہے تو اس کی گزشتہ کارگردگی کی تفصیلات

اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں ہوسکتی ہیں جن کے بارے میں ایک سرمایہ کار کو سرمایہ کاری کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے۔

بسااوقات مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بھی سینسکس ہائی ہو تو خریداری کرنے سے احتراز کرنا چاہئے اور جب سینسکس گرر ہا ہو تو شیئرز کو فروخت کرنے سے بچنا چاہئے۔

شیئر بازار میں آن لائن تجارت(Online Trading) کا طریقہ

جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی ہونے کی وجہ سے تجارتی دنیا میں بھی بہت ساری تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔آن لائن ٹریڈنگ بھی اسی کا مظہر ہے۔

گذشتہ زمانے میں جب کمپیوٹر موجود نہیں تھا تو لوگ اور کمپنیوں کے افراد اپنے شیئرز کو چلاّ چلاّ کر بیچتے تھے۔اس سے طرح سے شیئرز کی خرید وفروخت کے طریقے کوOutcry کہتے ہیں۔لیکن جب سے انٹرنیٹ اور کمپیوٹر وجود میں آئے ہیں شیئر مارکیٹ میں کافی تبدیلیاں واقع ہوئیں نیز بہت سی آسانیاں بھی پیدا ہوئی ہیں۔اب شیئرز کی خرید وفروخت انٹرنیٹ کی مدد سے کمپیوٹر کے اسکرین پر کی جاتی ہے۔آن لائن ٹریڈنگ کی وجہ سے شیئر بازار بہت زیادہ فعال ہوگیا ہے۔اب لوگ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے دنیا کے کسی بھی حصے میں رہ کر کسی بھی کمپنی کے شیئرز کو خرید سکتے ہیں۔

یہ کمپیوٹر اسکرین جسے ہم مانیٹر (Monitor) کہتے ہیں پہلے شیئر بازار کے دلالوں(Stock Brokers) کے پاس ہوتے تھے۔لیکن جدید ڈیمیٹ سسٹم نے اس کام کو بہت آسان کر دیا ہے۔اب ایک عام آدمی جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے واقف ہو اور شیئر بازار کی تجارت میں دلچسپی رکھتا ہو خود سے آن لائن ٹریڈنگ کرسکتا ہے۔اس آن لائن ٹریڈنگ نظام کو نیشنل اسٹاک ایکسچینج کی اصطلاح میں NEAT کہتے ہیں۔جو National Exchange for Automated Trading کا مخفف ہے۔اس کے علاوہ BOLT کے ذریعے سے بھی شیئر بازار میں تجارت کی جاتی ہے۔ بولٹ کا تعلق بھی بامبے اسٹاک ایکسچینج سے ہے۔ اور Bombay online Trading System کا مخفف ہے یہ بھی بالکل NEAT کی طرح کام کرتا ہے۔

کمپیوٹر اسکرین پر شیئرز کی خرید وفروخت سے متعلق بہت ساری معلومات درج ہوتی ہیں۔اسٹاک بروکر حسب ضرورت چیزوں کو مونیٹر پر کھول لیتے ہیں۔پہلے آن لائن یا Monitor base Trading صرف شیئر بازار کے دلالوں کو ہی حاصل ہوتی تھی۔آن لائن شیئرز کی خرید وفروخت کے لئے انہیں ایک User I.D. اور Password دیا جاتا تھا جسے ہم اپنی زبان میں شناختی نمبر اور خفیہ نمبر کہہ سکتے ہیں۔اس شناختی نمبر اور خفیہ نمبر کی مدد سے اسٹاک بروکر اپنے اکاؤنٹ کو کمپیوٹر اسکرین پر کھولتا اور Trading کا آغاز کرتا ہے۔ اکاؤنٹ کھولنے کے بعد اسٹاک ایکسچینج کی ویب سائٹ کھل جاتی ہے۔ اس ویب سائٹ پر بہت سارے کالم (Column) اور سطریں(Rows) ہوتی ہیں۔اس میں ایک کالم پر شیئر خریدنے والوں کی تعداد لکھی ہوتی ہے دوسرے کالم میں شیئر خریدنے والوں کی قیمت لکھی رہتی ہے۔تیسرے کالم میں طلب شدہ شیئر کی تعداد لکھی رہتی ہے۔چوتھے کالم میں شیئر فروخت کرنے والوں کی تعداد لکھی ہوتی ہے۔پانچویں کالم میں شیئر فروخت کرنے والوں کی طرف سے شیئر کی قیمت لکھی رہتی ہے۔مزید براں شیئر کی قیمت اور تعداد سُرخ اور ہرے رنگ میں نمایاں ہوتی رہتی ہے۔اگر کسی کمپنی کے شیئر کی قیمت گذشتہ دن کی قیمت سے نیچے گرنے لگتی ہے تو اس کی قیمت سُرخ رنگ میں مونیٹر پر نماں ہوتی ہے۔اس کے برخلاف اگر شیئر کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کا رنگ ہرے رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔مختصر یہ کہ یہ مونیٹر شیئر بازار کے متعلق بے شمار معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔جس کا احاطہ اس مختصر سے مضمون میں کرنا مشکل ہوگا۔

اس کے بعد اگر کسی شخص کو کوئی شیئر خریدنا ہو تو وہ اس شیئر پر کلک کرے گا۔پھر اس کے بعد ایک Box کھل کر سامنے آئے گا۔حسبِ موافق جسے بھی شیئر کی ضرورت

ہے وہ کی اس Box فارم میں بھر دے گا۔ اور اس کے بعد OK کے بٹن کو پریس کر دے گا۔ اس طرح سے اس کا سودا مکمل ہو جائے گا۔

آن لائن ٹریڈنگ مانیٹر

Market Watch | Students | New | Delete

NSE S&P CNX Defty :3493.95 (+50.50) NSE CNX IT :5728.70 (+87.75) BSE Sensex :16458.70 (+226.16) NSE S&P CNX Nifty :4950.55 (+62.50)

Scrip Name	BidQty	BidPrice	OfferQty	LTP	TTQ	Low	Close	Trend	TotalBuyQty	TotalSellQty	52WeekHigh	Ind	Exchg	%Change	OfferPrice	High	Diff	LTQ
RENUKAEQ	15911	54.05	28647	54.05	2,875,692	52.2	52.1	-	639333	656000	108.2	↓	NSE	3.74	54.2	54.15	1.95	600
GODREJCPEQ	645	388.95	419	388.95	36,859	388	394.6	+	35617	33978	470	=	NSE	-1.43	389	399	-5.65	31
KAJARIACEREQ	35	114.35	76	114.5	42,608	111.1	112.7	-	37038	28376	121.5	=	NSE	1.6	114.5	116	1.80	4
ADANIPOWEREQ	2	78.15	614	78.3	429,544	76	78.05	+	176236	138003	144.85	=	NSE	0.32	78.25	79	0.25	1
TATACHEMEQ	50	304.75	50	305.3	209,847	297	297.5	+	77742	60592	446.5	=	NSE	2.52	305.3	321.6	7.50	1
GLENMARKEQ	50	294.75	38	294.95	214,265	288.3	293.7	-	41637	35533	389.9	=	NSE	0.43	294.8	297.8	1.25	1
JUBLFOODEQ	39	746.5	700	746.5	1,159,546	711.25	710.85	+	123252	91604	1,021.9	↓	NSE	5.03	746.75	748.85	35.75	50
INDIABULLSEQ	50	157.55	299	157.55	98,606	155.45	156.45	-	31794	38087	241.4	=	NSE	0.7	157.8	160.3	1.10	1
OPTOCIRCUIEQ	49	217.2	293	217.2	453,774	213.2	210.65	-	119218	146897	324	=	NSE	3.11	217.25	222.5	6.55	146
ICICIBANKEQ	51	840.6	50	840.9	1,656,197	816.15	824.45	+	214286	236121	1,279	↑	NSE	2	840.9	843.55	16.45	7
TATAMOTORSEQ	412	167.9	675	167.9	8,692,096	158.9	159.15	+	818203	606050	276.4	↓	NSE	5.5	167.95	168.9	8.75	15
BHARTIARTLEQ	260	358.8	1000	358.8	6,529,178	343.55	354.8	-	379633	353630	447.85	=	NSE	1.13	358.95	361.2	4.00	4
AXISBANKEQ	8	1,041.8	429	1,042	807,160	1,016.85	1,030.3	+	119669	105481	1,608.5	=	NSE	1.14	1,042	1,048	11.70	3
SUNTVEQ	1	258.45	82	258.65	3,972,382	221.2	262.9	+	249013	252271	556.9	↓	NSE	-1.62	258.7	266	-4.25	25
PRAKASHCONEQ	25	176.9	1	176.6	1,776,200	160.15	167.9	-	60572	276020	245	=	NSE	5.18	177.05	188.6	8.70	20
WHIRLPOOLEQ	100	213	68	213.75	4,633	210.7	213.2	-	28407	26287	334.8	=	NSE	0.26	213.05	214.8	0.55	10

چند مشہور اسٹاک ایکسچینج اور ان کے ویب سائٹ ایڈریس

National Stock Exchange India	http://www.nseindia.com
Bombay Stock Exchange	http://www.bseindia.com
Standard & Poor	http://www.standardandpoors.com
Bloomberge	http://www.bloomberg.com
London Stock Exchange	http://www.londonstockexchange.com
Nasdaq	http://www.nasdaqomx.com
Dow Jones Index, USA	http://www.djindexes.com

شیئر بازار میں استعمال ہونے والی خاص اصطلاحات

IPO(آئی پی او)

یہ لفظ دراصل Initial Public Offer ہے۔اس کے لفظی معنی ابتدائی عوامی پیشکش ہے۔کمپنیاں اپنے نئے شیئرز کو SEBI سے رجسٹرڈ کروانے کے بعد جب اسے Primary Market (ابتدائی بازار) میں فروخت کرنے کیلئے عوام کی خدمت میں پیش کرتی ہے تو کمپنی کے اس عمل کو IPO کہتے ہیں۔اس میں متعدد قسم کے شیئرز اور ڈبینچر کا شمار ہوسکتا ہے۔

Blue Chip(بلوچپ)

بلوچپ !اس لفظ کو سننے کے بعد اکثر لوگ کنفیوز ہو جاتے ہیں کہ یہ کمپیوٹر سے متعلق کسی پرزے کا نام ہے۔یہ نام اکثر و بیشتر مقابلہجاتی امتحانات میں پوچھا بھی جاتا ہے۔Blue Chip (بلوچپ) اس شیئر کو کہتے ہیں جس کو خریدنے میں کوئی خطرہ نہ ہو،صرف نفع ہی کی توقعات ہوں۔شیئر مارکیٹ میں بہت ساری ایسی کمپنیاں ہوتی ہیں جن کے شیئرز ''بلوچپ'' کے دائرے میں آتے ہیں۔اس قسم کے شیئرز کو A گروپ کا شیئر بھی کہتے ہیں۔اس طرح کے شیئرز میں نقصان کے امکانات بہت کم یا نہ کے برابر ہوتے ہیں۔

Arbitrage(اربٹراج)

دو یا دو سے زائد اسٹاک اکسچینجوں میں شیئرز کی قیمتوں میں تفاوت یا گھٹی بڑھی کو Arbitrage (اربٹریج) کے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ چیز ٹیلی اور بصری موصلات نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا تھا۔لیکن جب ٹیلی اور بصری موصلات میں ترقی ہوئی یعنی انٹرنیٹ' ٹیلی ویژن اور فون کا ایجاد ہوا تو Arbitrage (اربٹریج) کے خدشات کم ہوگئے۔اربٹریج کی صورت میں بہت سارے شیئر خریدار غلط فائدہ اٹھاتے تھے۔یعنی ایک اسٹاک اکسچینج سے سستی قیمت پر شیئرز خریدتے تھے اور دوسرے اسٹاک اکسچینج جہاں پر اس شیئر کی قیمت زیادہ ہوتی تھی فروخت کر دیا کرتے تھے۔

ویسے اب یہ چیز بالکل ختم ہوچکی ہے کیونکہ اب دنیا کے اکثر و بیشتر اسٹاک اکسچینج انٹرنیٹ اور فون سے جڑے ہوئے ہیں۔

Premium (پریمیم)

جب کمپنی اپنے شیئرز فروخت کرنے کیلئے پرائمری مارکیٹ میں پیش کرتی ہے تو بسا اوقات شیئرز کی حقیقی قیمت کو نہ طلب کر کے زائد قیمت طلب کرتی ہے۔مثال کے طور پر مائکروسافٹ کمپنی نے سو(۱۰۰) شیئرز جاری کئے اور فی شیئر قیمت پچاس روپے مقرر کرتی ہے۔لیکن شیئر فروخت کرتے وقت عوام سے پچھتر روپے طلب کرتی ہے۔شیئر مارکیٹ کی اصطلاح میں اس زائد رقم کو ''Premium (پریمیم)'' کہتے ہیں۔

عام طور پر پریمیم قیمت پر وہی شیئرز فروخت ہوتے ہیں جن کی کمپنی کی کارکردگی مارکیٹ میں بہتر ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں۔لیکن کبھی کبھی بہت ساری کمپنیاں بنا کسی وجہ کے پریمیم قیمت پر اپنے شیئرز کو فروخت کرتی ہیں۔ایسی صورت میں خریداروں کو چاہئے کہ وہ اس کی خبر SEBI تک پہنچائیں۔

مراجع

نمبرشمار	کتابوں کے نام	مصنف	پبلشر
۱۔	جدید تجارتی شکلیں	مولانا مجاہدالاسلام قاسمی	اسلامی فقہ اکیڈمی، دہلی
۲۔	اسلام اور جدید معیشت وتجارت	محمد تقی عثمانی	ادارۃ المعارف، کراچی
۳۔	اسلامی معاشیات	سید مناظر احسن گیلانی	دارالکتاب، ممبئی
۴۔	شیئر بازار میں سرمایہ کاری۔ اسلامی نقطۂ نظر	ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی	ادارہ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، علی گڑھ
۵۔	علم معاشیات اور اسلامی معاشیات	ڈاکٹر اوصاف احمد	ایفا پبلیکیشنز
۶۔	غیرسودی بنک کاری	ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی	مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی
۷۔	المعاملات المصرفیه الربؤیة و علاجها فی الاسلام	دکتور نورالدین	مکتبہ الرسالۃ، بیروت
۸۔	المعاملات المصرفیه و موقف الشریعة اسلامیة منها	سعود بن سعد بن دریب	الجامعۃ السلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ
۹۔	المعاملات المالیة المعاصرة فی الفقه	دکتور محمد عثمان شبیر	دارالفاینانس، الاردن
۱۰۔	ابحاث الموتمر الثانی للمصرف الاسلامی	دکتور سلیمان اشقر	الکویت
۱۱۔	تطویر الاعمال المصرفیة بما یتفق الشریعة الاسلا میة	دکتور سامی حسن احمد حمود	دارالاتحاد العربی
۱۲۔	سبل السلام شرح بلوغ ا لمرام	محمد بن اسماعیل امیر صنعانی	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
۱۳۔	فِقه الزکوٰة	یوسف القرضاوی	ادارہ دعوۃ القرآن، ممبئی
۱۴۔	الجامع الاحکام القران	الامام القرطبی	مکتبہ العصریۃ

Refference Books

Sr.No.	Name of books	Author	Publisher
1	Indian Security Market	Tadashi Endo	Vision Books, New Delhi
2	Stock Market Trading Rules	Willium F. Eng.	Vision Books, New Delhi
3	Advanced Approaches to Stock Selection.	Ross Paul Bruner	Vision Books, New Delhi
4	Technical Analysis Plains and Simples	Khan	Financial Times, London
5	How to invest in Shares & Mutual Funds?	L.C. Gupta & Navin Jain	Kaveri Books, New Delhi
6	Finacial Markets : Work Book	National Stock Exchange	NSE, Mumbai
7	The Mutual Fund Masters	Bill Griffeth	Vision Books, New Delhi
8	Investing under Fire	Alan R. Ackerman	Vision Books, New Delhi
9	Stock Market Probability	Joseph E. Murphy	Financial Times, London
10	Equity Shares, Preferred Shares and Stock Market Indices 1st Edition	Sunil K	Tata McGraw Hill, Delhi
11	Stock Market Investing for Beginners (Paperback)	Richard Stooker	Create space
12	Understanding the Stock Market	Helen Thompson	Mason Crest Publishers
13	The Psychology of the Stock Market	G. C. Selden	Cosimo Classics
14	Indian Stock Markets: Recent trends	Sandipa Lahiri Anand, Asis Kumar	Pain Publisher ICFAI University Press
15	Intelligent Stock Market Investing Handbook 5th Edition	N J Yasaswy	Vision Books
16	Guide To Indian Stock Market	Jitendra Gala	Buzzingstock Pub. House
17	How the Stock Market Works: A Beginner's Guide to Investment	Michael Becket	Kogan Page
18	Mutual Funds Products and Services	Indian Institute Of Banking and Finance	Taxmann Publication Pvt. Ltd.
19	Mutual Funds: An Introduction to the Core Concepts	Mark Mobius John	Wiley & Sons
20	Indian Mutual Funds Handbook: A Guide for Industry Professionals and Intelligent Investors 3rd Edition	Sundar Sankaran	Vision Books, New Delhi
21	An Introduction To Bond Markets	Moorad Choudhry	John Wiley & Sons
22	Evaluation of Functioning of Securities and Exchange Board of India	Sanman N. Jain	Raj Publishing House
23	Investment Anylysis & Portfolio Management	Chandra	Tata McGraw Hill, Delhi
24	An Introduction to Islamic Finance	Taqi Usmani	Idara, Delhi
25	The Economics of Money, Banking and Financial Market	Mishkin	Addison W. Longman, London
26	Islamic Securities in Muslim Contries, Stock Market and an Assessment of the need ofr an Islamic Secondary Market.	Abdurrahman Yousri	IRTI, Jeddah
27	An Islamic perspective of stock market: An introduction	Nublan Zaky Dato' Yusoff Zaky, Ghazali Sheikh Abod Sheikh	Dian Darul Naim
28	Towards Islamic Financial Market	Dr Ausaf Ahmad	IRTI & IDB Jeddah
29	Islamic Capital Markets: Theory and Practice	Noureddine Krichene	Wiley & Sons